صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 31 مئی 2013ء بمطابق 20 رجب 1434 ہجری صبح گیارہ بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

إِنَّ ٱللَّهَ يَأۡمُرُكُمۡ أَن تُؤَدُّواْ ٱلۡأَمَٰنَٰتِ إِلَىٰٓ أَهۡلِهَا وَإِذَا حَكَمۡتُم بَيۡنَ ٱلنَّاسِ أَن تَحۡكُمُواْ بِٱلۡعَدۡلِۚ إِنَّ ٱللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِۦٓۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ سَمِيعَۢا بَصِيرٗاO يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ وَأُوْلِي ٱلۡأَمۡرِ مِنكُمۡۖ فَإِن تَنَٰزَعۡتُمۡ فِي شَيۡءٖ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ إِن كُنتُمۡ تُؤۡمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأٓخِرِۚ ذَٰلِكَ خَيۡرٞ وَأَحۡسَنُ تَأۡوِيلاً۔

(ترجمہ): خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے بے شک خدا سنتا اور دیکھتا ہے۔ مومنو! خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو یہ بہت اچھی بات ہے اور انجام کے ادوار سے بھی بہت بہتر ہے۔

وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

قائد ایوان کا چناؤ

جناب سپیکر: وزیر اعلیٰ کے عہدے کیلئے رائے دہندگی کے آغاز سے قبل ایوان میں غیر حاضر اراکین کو حاضر ہو جانے کیلئے پانچ منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں گی۔ گھنٹیاں بجنا بند ہونے کے فوراً بعد لابیوں کے تمام دروازے مقفل کر دیئے جائیں گے اور ہر دروازے پر متعین اسمبلی عملہ رائے دہندگان کی رائے مکمل ہونے تک ان دروازوں سے کسی کو داخل ہونے یا باہر جانے کی اجازت نہیں دے گا۔ اب پانچ منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: تمام دروازے بند کریں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے)

جناب سپیکر: اب قواعد کے قاعدہ 18 ب کے تحت وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے سلسلے میں اسمبلی کے سامنے امیدواروں کے نام پڑھ کر سناتا ہوں: وزیر اعلیٰ کے عہدے کیلئے جناب پرویز خٹک صاحب، جناب مولانا لطف الرحمان صاحب اور جناب وجیہہ الزمان صاحب امیدوار ہیں۔ جو معزز اراکین جناب پرویز خٹک صاحب کے حق میں ووٹ دینا چاہتے ہیں، وہ ایک قطار میں لابی نمبر 1 میں داخل ہونگے۔ دروازے پر شمار کنندہ Teller دونوں کے اندراج کیلئے موجود ہے، شمار کنندہ کی ڈیسک پر پہنچ کر ہر رکن اپنی باری پر اپنا ووٹ، اپنا الاٹ شدہ ڈویژن نمبر پکارے۔ شمار کنندہ ڈویژن فہرست میں اس کے نمبر کو نشان لگا کر ساتھ ہی رکن کا نام پکارے گا۔ اس بات کو یقینی بنانے کی غرض سے کہ اس کا ووٹ صحیح طور پر درج کیا گیا ہے، رکن اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرے گا تاوقتیکہ اس نے شمار کنندہ سے اپنا نام واضح طور پر سنا نہ ہو۔ کوئی بھی رکن اپنا ووٹ درج کرنے کے بعد ایوان میں واپس نہیں آئے گا تاوقتیکہ دوبارہ گھنٹی نہ بجائی جائے۔_____ لابی نمبر 1 میں ایک ایک کرکے جائیں جی، قطار میں ایک ایک کرکے جائیں، لابی نمبر 1 میں، قطار میں ایک ایک کرکے جائیں۔ جو پرویز خٹک صاحب کو ووٹ دینا چاہتے ہیں، وہ لابی نمبر 1 میں جائیں۔

(اس مرحلہ پر بعض اراکین اسمبلی لابی نمبر 1 میں داخل ہوئے)

جناب سپیکر: اب جو اراکین مولانا لطف الرحمان صاحب کے حق میں ووٹ دینا چاہتے ہیں، وہ ایک قطار میں لابی نمبر 2 کے دروازے میں سے داخل ہونگے۔ دروازے پر شمار کنندہ Teller ووٹوں کے اندراج کیلئے موجود ہے۔ شمار کنندہ کی ڈیسک پر پہنچ کر ہر رکن اپنی باری پر اپنا الاٹ شدہ ڈویژن نمبر پکارے۔ شمار کنندہ ڈویژن فہرست میں اس کے نمبر کو نشان لگا کر ساتھ ہی رکن کا نام پکارے گا۔ اس بات کو یقینی بنانے کی غرض سے کہ ان کا ووٹ صحیح طور پر درج کیا گیا ہے، رکن اپنی جگہ سے حرکت نہیں کریگا تاوقتیکہ شمار کنندہ سے اپنا نام واضح طور پر سنا نہ ہو۔ کوئی بھی رکن اپنا ووٹ درج کرنے کے بعد ایوان میں واپس نہیں آئیگا تاوقتیکہ دوبارہ گھنٹی نہ بجائی جائے۔

(اس مرحلہ پر بعض اراکین اسمبلی لابی نمبر 2 میں داخل ہوئے)

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: میں نے پارٹی کے ہائی کمان کے فیصلے پر آپکو In writing لکھ کر دے دیا ہے کہ میں اپنی Candidate-ship سے Withdraw کر رہا ہوں تو میری گزارش ہے کہ اس کو Accept کریں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ وقت ختم ہو رہا ہے، مہربانی کر کے جمعہ کا دن بھی ہے، جو ممبران رہ گئے ہیں، وہ اپنی اس میں جائیں۔

(اس مرحلہ پر باقیماندہ اراکین اسمبلی اپنی اپنی مرضی کی لابی میں داخل ہوئے)

Mr. Speaker: Voting is completed.

دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں گی، تمام ممبران صاحبان اسمبلی ہال میں اندر آئیں گے۔ گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

(اس مرحلہ پر جملہ اراکین اسمبلی ہال میں واپس آگئے)

<u>جناب سپیکر</u>: اپنی اپنی سیٹوں پہ بیٹھ جائیں تاکہ ریزلٹ اناؤنس کیا جاسکے۔ اپنی اپنی سیٹوں پہ بیٹھ جائیں۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ریزلٹ اناؤنس کرنے سے پہلے میں ایک گزارش کروں گا کہ آج چونکہ جمعہ کا دن بھی ہے اور پارلیمانی لیڈرز جو ہیں نا، وہ خطاب کریں گے۔ اس کے بعد جو Elected Chief Minister ہیں، وہ اپنا خطاب کریں گے کیونکہ آج ٹائم، جمعہ کا دن ہے تو مختصر رکھیں کہ صرف پانچ پانچ منٹ جو پارلیمانی لیڈرز ہیں، وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ میں ابھی ریزلٹ اناؤنس کرتا ہوں۔ Mr. Parvez Khattak has secured 84 votes.

(Applause)

<u>Mr. Speaker:</u> Maulana Lutf-ur-Rehman has secured 37 votes. Mr. Parvez Khattak secured the majority of the total membership of the Assembly, so he is hereby declared elected as Chief Minister of Khyber Pakhtunkhwa.

(Applause)

<u>جناب سپیکر</u>: سردار مہتاب صاحب! آپ پہلے۔

<u>Sardar Mehtab Ahmad Khan</u>: Leader of the House is elected, should address first. It is his prerogative to address the House after his election, that is appropriate and the other parliamentary leadership should address after him. This is the normal practice.

<u>جناب سپیکر</u>: میرے خیال میں وہ اگر Wind up speech کر لیں۔

<u>Sardar Mehtab Ahmad Khan</u>: No, it is not a winding up. Actually it is his first address and it should be started by the Leader of the House, elected-----

(Applause)

<u>سردار مہتاب احمد خان</u>: تاہم شکریہ۔

سپاس تہنیت

<u>سردار مہتاب احمد خان</u>: آج کا دن جو بہت تاریخی دن ہے اور اس صوبے کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہو رہا ہے کہ جب محترم جناب پرویز خٹک صاحب لیڈر آف دی ہاؤس منتخب ہوئے ہیں، میں اپنی طرف سے اور اپنے تمام ساتھیوں کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آج ایک بہت عظیم دن ہے اس صوبے کی تاریخ میں اور اس اسمبلی کی تاریخ میں کہ جب جمہوری نظام کے تسلسل میں ایک جمہوری حکومت کے اختتام

پر انتخابات ہوئے اور انتخابات کے نتائج میں اس صوبے کی اکثریتی جماعت جو Single largest Party کے طور پر ابھری، پاکستان تحریک انصاف، اس کو موقع دیا گیا، اس کے ساتھ ان کے اتحادی ہیں Coalition partners ہیں اور اس تسلسل میں ایک بہت بڑی مستحکم جمہوری روایت قائم ہوئی ہے کہ آج انتقال اقتدار کا وہ دور جس کیلئے پاکستان کے عوام نے اپنی بڑی طویل جدوجہد کی، جمہوریت کی بقاء کیلئے اس ملک میں پارلیمانی نظام اور جمہوری نظام کے استحکام کیلئے اور ایک انتقال اقتدار کو دوسری سیاسی قیادت کے ہاتھ میں دینے کا عمل آج بڑی خوش اسلوبی سے طے ہوا۔ یہ نہ صرف صوبے میں بلکہ اس ملک کی تاریخ میں بھی بڑا قیمتی دن ہے۔ جناب سپیکر، ماضی میں ہم نے ہمیشہ دیکھا کہ جمہوری نظام کی جڑیں بار بار اکھڑتی رہیں۔ اس کو پاکستان کی 65، 66 سال کی زندگی میں ایک تناور درخت ہونا چاہیئے تھا لیکن بدقسمتی سے ہمارا سارا ماضی جو ہے، وہ اس دکھ اور اضطراب سے گزرا ہے کہ ہم نے جمہوری نظام کو کبھی مستحکم نہیں ہونے دیا اور اس کا بار بار اپنی جڑ سے اکھڑنا آج اس ملک کے مسائل کو ایک ہمالیہ جیسے پہاڑ کے انبار جیسا لگتا ہے۔ جناب سپیکر، قائد ایوان کے انتخاب میں اس صوبے کے آئندہ آنے والے پانچ سال میں، ان کو کہوں گا، میں اس پہ یقین رکھتا ہوں کہ آج جو حکومت منتخب ہوئی ہے، اس کو پانچ سال کا بھی حق ملنا چاہیئے جو آئین کے اندر موجود ہے اور اس ملک کے عوام نے ان کو دیا ہے (تالیاں) کیونکہ یہ حق تسلیم کرنا، یہ سیاست کا اصل بنیادی پتھر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کسی کی شکست یا کسی کی فتح نہیں ہے بلکہ اس ملک میں جمہوریت کی فتح ہے (تالیاں) اور ہمیں اس کا حصہ بننے کا اعزاز حاصل ہو رہا ہے۔ اس اسمبلی کی تاریخ میرے سامنے بہت طویل ہے لیکن 28 سال سے میں بھی اس کے مختلف ادوار کا حصہ رہا اور مجھے یاد ہے کہ اس بلڈنگ میں تو نہیں لیکن اس سے متصل بلڈنگ میں 28 سال قبل میں بھی ایک نئے ممبر اسمبلی کے طور پر آیا۔ بڑی امنگیں تھیں، بڑی ہماری خواہشات تھیں، بڑا جذبہ تھا اور میں اپنے آپ کو ان لوگوں میں شمار کرتا تھا اور آج بھی کرتا ہوں کہ جو اس ملک میں صرف اور صرف عوام کی حق رائے دہی کو اس ملک کی قسمت اور اس کا مقدر سمجھتے ہیں لیکن مجھے اس بات کا بڑا دکھ ہے کہ جو جذبہ میں لے کر آیا تھا، آج وہ جذبہ ہمیں، وہ تمنا، ہماری وہ امنگیں پوری نہیں ہوئیں اور مجھے اس بات کا بھی دکھ ہے کہ اس ملک کے عوام اور اس صوبے کے عوام جن کو ترقی کی راہ پہ آگے جانا چاہیئے تھا، وہ بدقسمتی سے اپنی ترقی تو دور، اپنی

تباہی کے اگلے آخری سرے تک جا چکے ہیں۔ آج اس ایوان میں میں دیکھتا ہوں کہ نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد ہے اور I really feel very encouraged and proud about them. They have loaded with spirit and this spirit is not for their person, this spirit is for a change, (we) must have to recognize it، ہمیں ماننا چاہیئے اس بات کو، ہمیں تسلیم کرنا چاہیئے کہ یہ تبدیلی جو اس صوبے کے عوام کا حق ہے (تالیاں)

کیونکہ قطع نظر اس بات سے میرے سیاسی نظریات یا میرے ساتھیوں اور ہماری اتحادی جماعتوں کے جو سیاسی نظریات ہیں اور ایوان میں اس طرف بیٹھے ہیں، اقتدار میں، ان کے سیاسی نظریات کچھ بھی ہوں لیکن ہماری ذمہ داری اس صوبے کے عوام کی خدمت ہے۔ ماضی میں اس کے اندر جو بد نظمی، جو اس کے اندر بدامنی، جو اس کے اندر بے روزگاری اور ہماری ساری معاشرتی اور معاشی تباہی، دہشتگردی اور اس صوبے سے متصل ٹرائبل ایریاز میں ملٹری آپریشنز اور پھر اس خطے میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی موجودگی، یہ وہ بڑے چیلنجز ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ نئی حکومت کے سامنے ہونگے۔ انہوں نے لوگوں کو یقین دلایا ہے اور ہم ان کے یقین پہ اعتبار کرنا چاہتے ہیں، میں بھی اور صوبے کا ہر فرد بھی، چاہے ہماری Political divine، ہماری Political affiliations کچھ بھی ہوں، اس سے قطع نظر We really want to trust you, every person, every individual, a child, a young man, a woman and every person has trusting you and you have to prove it، یہ آپ کو ثابت کرنا ہے، یہ آپ کے ساتھی اتحادیوں کو ثابت کرنا ہے کہ جو یقین انہوں نے اس عوام کو اس انتخاب میں دلایا ہے، وہ اس پہ کہاں تک پورا اترتے ہیں؟ کیونکہ ماضی میں اس صوبے میں ہم نے بڑے تماشے دیکھے، بڑے کھیل دیکھے ہم نے، سب نے Every person is witness that what has been happening with this province in last thirteen years?، اس ملک کے ساتھ بھی اور خاص طور پر اس صوبے کے ساتھ، جو خون کی ندیاں اس صوبے میں بہیں، جو جان کے نذرانے اس صوبے میں دیئے گئے، عوام سے لیکر ہمارے فوجی جوانوں نے، ہماری پولیس کے جوانوں نے اور ہمارے عام آدمی نے، ایک طالبعلم نے، ایک تاجر نے، ایک عالم دین نے، غرض کہ ہر فرد نے دی ہے۔ جو قتل عام، جو خون ہم نے اس صوبے میں بہتے ہوئے دیکھا، شاید وہ پاکستان کی تاریخ میں کسی، دوبارہ کسی کا مقدر نہیں بننا چاہیئے لیکن اس کا ذمہ دار کون ہے؟ جو لوگ اس کے ذمہ دار

ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ان کو بھی اپنے دل کو اور اپنے ضمیر کو ٹٹولنا چاہیئے کہ ہم نے اس ملک کو کہاں جا کے چھوڑ دیا ہے؟ یہ ملک ایسا نہیں تھا، جیسے میں نے عرض کیا کہ 28 سال پہلے جناب سپیکر جب میں یہاں داخل ہوا تو یہ صوبہ، یہ ملک This was a livable place، یہ ایک رہنے کی جگہ تھی، یہاں پہ ہم تمنا کرتے تھے، ہماری خواہش تھی، ہماری امنگ تھی کہ ہمارے بچے، ہماری اولادیں اس صوبے میں، اس ملک میں امن کے ساتھ رہیں لیکن وہ ہمارے خواب ٹوٹے ہیں، وہ ہمارے خواب توڑے گئے ہیں، کس نے توڑے ہیں؟ وہ ہمارے حکمرانوں نے بھی توڑے، میں دیانتداری سے بات کرتا ہوں، یہ سچ ہے کہ ہم اس میں ذمہ داری کسی، سب کو ٹھہرانا پڑے گا، اس صوبے میں، چاہے وہ فوجی آمر تھے جنہوں نے عوام کے حق پہ ڈاکہ ڈالا، جنہوں نے جمہوریت کی بیخ کنی کی اور وہ سیاسی لیڈر اور سیاسی جماعتیں بھی تھیں جن کو عوام منتخب کر کے اسمبلی میں بھیجتے تھے، پارلیمنٹ میں بھیجتے تھے اور انہوں نے بجائے عوام کی خدمت کرنے کے یا اپنے آقاؤں کو خوش کیا یا پھر اپنے پیٹ اور اپنے گھر بھرے۔ یہ وہ جرائم ہیں کہ جس سے اس ملک کی تاریخ بھری ہوئی ہے۔ آج جس کا میں نے ذکر کیا کہ People have a trust in you، آپ پر لوگوں نے اعتماد دیا ہے، آپ کی ذات کے اوپر نہیں دیا، آپ کی شخصیت کے اوپر نہیں دیا، آپ کی اس یقین دہانی پر دیا ہے، آپ کے اس وعدے پہ دیا ہے جو آپ نے تبدیلی کے نام پہ، لوگوں نے آپ کو منتخب کیا ہے، They would like to see the change, and assure you that we sitting on this side of the Aye, we will not be obstruction in the way، ہم آپ کے راستے میں رکاوٹ نہیں ہوں گے (تالیاں) کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ رکاوٹ بننا یہ سیاسی جماعتوں یا اپوزیشن کی ذمہ داری نہیں ہے، ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم آپ کو جب کام کرتے ہوئے دیکھیں تو اگر آپ غلط کام کریں تو جناب سپیکر، پھر ہم ان کو روکیں گے، قطع نظر اس بات کے کہ ہماری تعداد کم ہے۔ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں اور میں سارے ایوان کو یقین دلاتا ہوں اور میں اپنے سارے صوبے کے عوام کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ کو غلط کاریاں نہیں کرنے دیں گے، ہم آپ کو نہیں کرنے دیں گے۔ ہم آپ سے توقع رکھتے ہیں، اس صوبے کے عوام آپ سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ وہ تبدیلی لے کر آئیں گے، آپ اس نظام کو بدلیں گے جو اس صوبے کے عوام کا مقدر رہے، آج ہمارا تعلیمی نظام تباہی کا شکار ہے، آج ہمارا انتظامی ڈھانچہ تباہی کا شکار ہے، آج ہمارا لاء اینڈ آرڈر بدترین حالت میں ہے، کسی کی جان و مال

Secure نہیں ہے، ہمارا ہر سیکٹر اپنے ڈھانچے کے ساتھ، ایسا کھوکھلا ڈھانچہ ہے کہ اب یقینی طور پر ایسا جی چاہتا ہے کہ اس کو لات ماری جائے، اس کو گرا دیا جائے کیونکہ اب وہ عوام کے کسی فائدے کیلئے نہیں ہے، وہ چند افراد کے فائدے کیلئے ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اس صوبے میں بے روزگاری، یہ بات درست ہے کہ ہم اس ملک کیلئے اپنی جان کا نذرانہ دینے کیلئے تیار ہیں لیکن کیا ہم نے اپنی اولادوں کیلئے، اپنی نسلوں کیلئے ان کی کوئی عزت اور آبرو کا راستہ پیدا کر کے رکھا ہے، ہم ان کو کوئی روزگار کا کوئی ایسا ذریعہ دینے کیلئے تیار ہیں؟ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ نے اپنے نوجوانوں کو روزگار بھی دینا ہے، ان کو یقین دہانی دلانی ہے، We have to give them a faith, we have to give them an assurance that not only this province but this whole country is open for them، اس کے Resources، اس کے وسائل جو پہلے لوگوں کی جیب میں جاتے تھے، وہ اس صوبے کے عوام کیلئے ہم آپ کو Accountable قرار دیں گے، We will hold you accountable for each and every penny of this province کیونکہ یہ آپ کی ذمہ داری ہے، ہم اس کی مزید تباہی کو اب برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ ممکن نہیں ہے جناب سپیکر کہ دنیا ترقی کرے اور ہم اپنے آپ کو زمین کے اندر نیچے اتارنے کیلئے اپنے آپ کو تیار کریں، This is not possible anymore۔ یہ جو نوجوان اس ایوان کے اندر آئے ہیں، I really appreciate their spirit اور مجھے یقین ہے اور میں ان سے امید رکھتا ہوں، یہ نوجوان ہیں کیونکہ ہم لوگوں میں، اور Hon`able Leader of the House! We are in the phasing out process، ہمارا بھی ایک دن ہے، We have spent a lot of time، ہماری کوئی زندگی امر نہیں ہے، ہماری سیاست امر نہیں ہے، The time is for you, young generation! آپ کو، اپنے اس آئیڈیا کو، اپنے اس جذبے کو جس کے ساتھ لوگوں نے آپ کو منتخب کیا ہے، مجھے نظر آتا تھا، ہم دیکھتے تھے کہ الیکشنز میں، میں اس کے نتائج کے بارے میں کوئی Question raise کرنا نہیں چاہتا، جو بھی نتیجہ نکلا، We must accept it، ہمیں بھی نقصان پہنچا، دوسری سیاسی جماعتوں کو بھی نقصان پہنچا، اس کے اندر بڑے Factors ہو سکتے ہیں، میں ان کا بھی ذکر نہیں کرنا چاہتا، جو اس صوبے کے ساتھ مختلف تجربات کئے جا رہے ہیں پچھلے 13 سالوں سے، میں اس کا بھی ذکر نہیں کرنا چاہتا کہ پہلے ایک حکومت، پھر دوسری، پھر تیسری، یہ سارا کچھ ہمیں نظر آتا ہے

لیکن میں آج کے دن کے آغاز میں وہی Conflict اور Confrontation کا بیج نہیں رکھنا چاہتا، We want to stay here in this House, with large heart and with open heart، ہمارے جذبے آپ کے جذبوں کے ساتھ ہیں کیونکہ میں نے وہ Spirit دیکھا ہے جن لوگوں نے آپ کو انتخاب میں بھیجا ہے، وہ آپ سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس صوبے کے سب سے پہلے، You have to give them a good governance, we have to act as trustee to the people of this Province، آپ حکمران نہیں ہونگے، آپ اس صوبے کے عوام کے Trustee بنیں گے تب لوگ آپ کو قبول کریں گے ورنہ لوگ آپ کو نہیں قبول کریں گے۔ We have to be a trustee of the people of the province, there is nothing lessened that which is acceptable now, I am sure about it. I know، میں جانتا ہوں کہ آج جو تیرہ سال کا بچہ ہے، وہ پانچ سال کے بعد اٹھارہ سال کا ہوگا، اگر آپ نے، میں نے اور ہم سب نے ان کو وہ کچھ نہ دیا جو وہ ہم سے توقع رکھتے ہیں تو میں آپ کو پھر Warn کرونگا کہ یہ جو آپ کے ساتھ ایک جذبہ تھا، یہ جذبہ آپ کے بھی اور ہر ایک کے خلاف اٹھ کے کھڑا ہوگا کیونکہ ان کو ہم نے مطمئن کرنا ہے، We have to give them a livable province، آپ نے اس کو ایک بہترین Governance دینی ہے، آپ نے اپنے آپ کو Transparent رکھنا ہے تاکہ لوگ آپ کے گلے میں سے پانی اترتے ہوئے بھی دیکھیں تو People should see that water entering in your body، یہ آپ کی Transparency ہم دیکھنا چاہتے ہیں، اس سے کم میں آپ کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ جناب سپیکر! حکومت کا بڑا چیلنج لاء اینڈ آرڈر کو ٹھیک کرنا ہے کیونکہ لاء اینڈ آرڈر ہماری ہر چیز کی ضمانت ہے، ہمارے مستقبل کی ضمانت ہے، ہمارے اس ملک میں معیشت کی ضمانت ہے، اس صوبے میں۔ آج اس صوبے سے اگر کہیں بھی کوئی باہر جاتا ہے اور اگر وہ کہتے ہیں کہ یہ خیبر پختونخوا سے آیا ہے اور اگر اس کے پاس سبز پاسپورٹ ہے تو یہ سچی بات ہے کہ ہمیں اور آپ کو بھی اس بات کو ماننا پڑے گا کہ اگر وہ مکہ و مدینہ بھی جاتا ہے تو اس کو کنارے پر کرکے کپڑے اتار کے دیکھا جاتا ہے کہ یہاں پر کون آیا ہے؟ یہ کتنی شرمناک بات ہے، ہمیں نہیں کرنی چاہیئے، آپ کو یہ ذمہ داری ادا کرنی ہے کہ اس صوبے کے اندر جو خرابیاں ہیں، آپ انہیں دور کرکے اس کی نمائندگی کا حق ادا کرنا ہے، اس کے اپنے وسائل ہیں، لوڈشیڈنگ اس ملک کا مسئلہ ضرور ہے، بڑا شدید مسئلہ ہے لیکن ہمارے اس صوبے کا یہ اس لئے سب سے بڑا مسئلہ ہے کہ جو پانی

کے سب سے بڑےResourcesہیں، وہ ہمارے پاس ہیں،اس صوبے کے پاس، We have the largest water resources in this country،ان کو استعمال نہیں کیا گیا، آپ کی ذمہ داری ہے، اگر ماضی کی ہم الزام تراشیوں میں الجھنا شروع کریں گے تو وہ قبرستان ہے، اس قبرستان کی قبریں کھودتے ہوئے عمر گزر جائے گی۔ میں آپکو کہونگا کہ آپ اپنےResourcesکو Divertکریں، Use them properlyاوراس صوبے کے وسائل کواپنے لئے بھی استعمال کریں، اس ملک کیلئے بھی استعمال کریں۔ ایک اور بہت بڑا چیلنج آپ کیلئے ہوگا کہ ماضی میں حکومتوں کے ساتھ لوگوں کا رشتہ بڑا کمزور رہا ہے، جو چیف منسٹر جس ضلع کا بنتا تھا، وہ اضلاع تو خوش نصیب ٹھہرائے گئے اور باقی سارا صوبہ ہاتھ کھولے بیٹھا دیکھتا رہے، یہ Injustices، اپنے آپ کو بھی Constrainکرنا ہے، اپنے ساتھی بھی Constrainکرنے ہیں، We would like the resources of this province to be divided equitably amongst all the regions of the province, this is very vital for you، (تالیاں) All the regions، یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ اس صوبے کے وسائل کو صرف اپنےDiscretionسے استعمال کریں، We will not let you to do that now, and assure you and assure the people of this province that this House must not allow the resources of this province to be at the discretion of the power sector. It must be divided equitably, judiciously amongst different regions of the province،ان کی بنیاد ہمیں رکھنی ہےI will suggest you کہ جیسے ایک پاکستان کا این ایف سی ہے You must come out with a Commission of resource division in the province، Justifiable formulaکے تحت، حکومتیں آتی جاتی رہیں، لوگوں کے مسائل اوران کے حقوق ان تک ملتے رہے، یہ جو تقسیم کی باتیں ہم ملک میں ہر جگہ، ایک ہر نئے صوبے کی بات ہوتی ہے، I will give an example of the movement in Hazara Soba, in Hazara Division, what was the reason،اس کا جواز کیا تھا؟ اس کا جواز یہ تھا کہ پشاور میں بیٹھا ہوا حکمران کو کوئی پرواہ نہیں کہ ہری پور سے لیکر کوہستان تک عوام وہاں پہ ان وسائل کے حصے دار ہیں یا نہیں، اس کو کوئی پرواہ نہیں کہ کوہاٹ سے لیکر ڈیرہ اسماعیل خان تک کے عوام کا اس صوبے کے وسائل پر کوئی حق ہے یا نہیں؟ اس

کو کوئی پرواہ نہیں کہ بونیر سے لیکر چترال تک اس صوبے کے عوام کا حق ہے یا نہیں؟ یہ جواز پیدا ہوتے ہیں محرومیوں کے، یہ جواز پیدا ہوتے ہیں دل میں غصے کے اور پھر اس کے بعد جب غصہ آتا ہے تو پھر لوگ بندوق ہاتھ میں لیتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے صوبے کا مقدر بندوق نہیں ہے، ہمارے صوبے کا مقدر اچھا سلوک ہے، انصاف ہے اور وہ انصاف جس کا آپ نے وعدہ کیا ہے۔ جناب سپیکر، آج کا دن میں ان امیدوں کے ساتھ، مجھے احساس ہے کہ وقت بھی کم ہے I have to wind up now but I would like to wind up with a lot of expectations, with a lot of hopes and with a lot of spirit from the younger element in this House, from the government, from their allies and from the parties اور مسٹر سپیکر! آج کا دن ایک تاریخی دن کے طور پر یاد رہنا چاہیئے، ہماری طرف سے یہ Political divide اس لئے نہیں ہوتی کہ ہم ایک دوسرے کی ٹانگیں کاٹیں، ٹانگیں کھینچیں، Political divide تو شناخت کیلئے ہے لیکن اگر آپ کا ہاتھ اس صوبے کے عوام کی فلاح و بہبود کیلئے ہماری طرف بڑھے گا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری قیادت نے، میاں نواز شریف نے اس ملک میں سیاست میں مروت اور بلند اخلاق کی وہ مثال قائم کی ہے کہ جب انہوں نے انتخاب کے فوراً بعد اس ملک میں یہ اعلان کیا کہ ہم مسلم لیگ اپنی ساری تاریخی کامیابی کے باوجود ہر ایک لیڈر کو، ہر ایک سیاسی جماعت کو، انتخابات میں جو کچھ کہا گیا اس کو بھلا کر، ہم ان کو ہاتھ بڑھاتے ہیں تعاون کا، مرکز میں بھی اور صوبوں کے اندر بھی، اور پھر میاں نواز شریف نے ایک بہت Statesman کی طرح جناب عمران خان صاحب جو تحریک انصاف کے قائد ہیں، وہ جب ہاسپٹل میں تھے، ان کا ایکسیڈنٹ ہوا، وہاں پہ وہ داخل تھے تو انتخابات کی تلخیاں بڑی مشکل سے جاتی ہیں جناب سپیکر، بڑا مشکل کام ہے لیکن میاں نواز شریف نے ایک Statesman کی طرح، کسی فاتح کی طرح نہیں، کسی Victorious کی طرح نہیں بلکہ ایک بڑے، اس ملک کے بڑے شخص کی طرح، ایک بڑے لیڈر کی طرح، ایک Statesman کی طرح ان کے پاس خود چلے گئے اور دوستی کا ہاتھ بڑھایا، ان کو یقین دلایا کہ ہم مل کر اس ملک کیلئے کام کرنا چاہتے ہیں اور پھر جب اس صوبے میں پی ٹی آئی کی Single largest party کا نتیجہ سامنے آیا ہے تو ہماری قیادت نے اور میں نے خود بھی، اس بات کا ہم نے فیصلہ کر لیا کہ اس ملک کی بقاء اسی بات میں ہے کہ جس کی اکثریت ہے، اس کی رائے، اس کی اکثریت کے حق کو

چھینا نہ جائے بلکہ ان کو موقع دیا جائے اور یہی وجہ ہے کہ ہم نے آپ کا حق چھینا نہیں، (تالیاں)

ہم سب کر سکتے تھے، ہم سب جانتے ہیں کہ سیاست میں لوگ ایک دوسرے کا احترام اور لحاظ نہیں کرتے لیکن یقین کریں جناب سپیکر، کہ یہ ہم نے اپنی اس قومی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اپنے ماضی کے تجربوں سے اور ماضی کی تلخیوں کو جانچتے ہوئے ہم نے اس بات کو یقینی بنایا کہ ہم وہ غلطیاں کبھی نہیں کریں گے جس سے ہمارے ملک کے عوام کا مقدر تباہ ہو۔ ہمیں اب آغاز کرنا تھا ایک نئے دور کا اور اس نئے دور کی بنیاد ہماری ذمہ داری ہے، میاں نواز شریف اس ملک کی سب سے بڑی جماعت پاکستان مسلم لیگ (این) کے قائد ہیں اور اب اس ملک کے قائد ہیں، جو روایت انہوں نے قائم رکھی ہے، ہم ان ساری روایات کے پابند بھی ہیں لیکن ہم آپ سے یہ بھی امید کریں گے کہ جو تعاون کے ہاتھ کی آپ ہم سے توقع رکھتے ہیں اس تعاون کے ہاتھ کو آپ کو پہلے بڑھانا ہوگا، آپ کو دس قدم آگے آنا ہوگا، We will be supporting you all جو کہ ہم سب کا مقصد ہے۔ جناب سپیکر، میں آپ کا بہت مشکور ہوں کیونکہ میں نے زیادہ وقت لے لیا لیکن آج کا دن میرے لئے بھی ایک بڑا Emotional دن ہے، I had a lot of recollection of my all memories of my past .Thank you very much.

(تالیاں)

جناب سپیکر: ایک منٹ، میں گزارش کرونگا، جتنے بھی پارلیمانی لیڈر حضرات ہیں، پانچ منٹ لیں۔ چونکہ آج جمعہ ہے اور نماز جمعہ ہے تو اس کا بھی خیال کریں، تو Kindly۔ مولانا لطف الرحمان صاحب۔

مولانا لطف الرحمان: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر، آج جمہوریت کا ایک نیا دور شروع ہوا ہے اور میں اپنی پارٹی کی طرف سے، اپنے دوستوں کی طرف سے جناب پرویز خٹک صاحب کو قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (تالیاں) اور ہم ایک مشکل حالات میں یہ سفر شروع کررہے ہیں جمہوریت کا، نئے پانچ سال کیلئے اور ہمیں یہ امید ہے کہ ان شاءاللہ پانچ سال تک ان کو یہ حق ہے کہ اس صوبے پہ پانچ سال تک ان کو ٹائم ملے اور جناب سپیکر، ظاہر بات ہے کہ یہ کوئی پھولوں کی سیج تو نہیں، کانٹوں کی سیج ہے۔ ہمارے صوبے کے حالات، ہمارے ملک کے حالات ہمارے سامنے ہیں اور اگر آپ کل پچھلے دو دن کے جو حالات گزرے ہیں، بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پچھلے دنوں ڈرون کا حملہ ہوا اور یہ کوئی تقریباً عشرے پر محیط ہے کہ ہماری خودمختاری کو چیلنج کیا جاتا ہے اور مسلسل ڈرون حملے ہو رہے ہیں، یہ دو دن

کی بات میں اس لئے کر رہا ہوں کہ پچھلے مہینوں میں ایک امن جرگہ قائم ہوا تھا اور ہم پشتو میں کہتے ہیں کہ کانہے مو ایبنبے وو تو پتھر ایک درمیان میں رکھا گیا تھا کہ جب تک مذاکرات مکمل نہیں ہونگے اور اس پہ تمام سیاسی پارٹیوں نے اس کی تائید کی تھی اور اس کی میزبانی جمعیت العلماء اسلام کے مولانا فضل الرحمان صاحب نے کی تھی اور تقریباً الیکشن تک یہ سلسلہ جاری رہا اور پھر الیکشن کی وجہ سے یہ تعطل کا شکار ہوا اور الیکشن کے بعد تک چار مہینے دیئے گئے تھے کہ چار مہینوں تک ہم انتظار کرینگے کہ ہم سے حکومت یا پاکستان کی طرف سے ہم سے مذاکرات ہوں اور بنیادی مقصد یہ تھا کہ ہم امن قائم کر سکیں اپنے ملک میں، اپنے خطے میں لیکن مجھے بڑا افسوس ہے کہ کل کو طالبان، پاکستان کے طالبان کی طرف سے Threats آئی ہیں اور انہوں نے مذاکراتی عمل کو روک دیا ہے اور انہوں نے یہ دھمکی دی ہے کہ ہم اپنا جواب دینگے اور اس کا بدلہ لینگے، تو میں سمجھتا ہوں کہ جو کوششیں ہم نے مہینوں پر محیط کی تھیں، وہ ایک جست میں اس پورے عمل پر پانی پھیر دیا گیا۔ تو ہمیں یہ سوچنا ہوگا، ہمیں اب کوئی معاف نہیں کریگا کہ یہ ہمارے صوبے کا مسئلہ ہے یا یہ ہمارے مرکز کا مسئلہ ہے، ٹرائبل کا مسئلہ ہے، نہیں، بلکہ ہم سب سے جواب طلبی ہوگی، یہ پورا ایوان بیٹھا ہے اور چاہے وہ قومی اسمبلی، مرکز کی حکومت ہو یا چاہے صوبائی اسمبلی، صوبے کی حکومت ہو اور آج یہ سارا مسئلہ ہمارے Settled کی طرف شفٹ ہو چکا ہے، تو یہ ہمارا مسئلہ ہے اور ہمیں اپنا مسئلہ سمجھ کر اس کو حل کرنا ہے اور اگر یہ حالات ہوئے تو آج بھی ہمارے بچے تعلیم سے محروم ہیں، ان حالات کی وجہ سے اور بلوچستان میں آپ اس کی صورتحال دیکھیں تو وہاں کے کالجز خالی ہیں اور وہاں کے والدین رو رہے ہیں کہ ہمیں تعلیم نہیں مل رہی، ہمارے بچوں کو تعلیم نہیں مل رہی، تو اگر ہمیں یہی صورتحال رہی، اب اگر ہم مذاکرات کی طرف جا رہے تھے اور پھر ہم اس جنگ کی طرف دھکیلے گئے تو پھر ہمارے حالات کیا ہونگے؟ اور عوام نے ہم سے پوچھنا ہے اور یہ کبھی یہ نہیں کہیں گے کہ مرکز کا مسئلہ ہے یا صوبے کا مسئلہ ہے، یہ ہم سب کا مسئلہ ہے اور ہم سب سے یہ جواب طلبی ہوگی اور اگر ہم امن دینے میں ناکام رہے تو امن بنیادی مسئلہ ہے اور قرآن بارہا ذکر کرتا ہے کہ اگر اسلام آئے گا تو پھر امن ہوگا اور امن ہوگا تو معیشت مضبوط ہوگی اور لوگ خوشحال ہونگے اور اگر امن نہیں ہوگا، امن کا مطلب جان و مال کا تحفظ ہے، عزت نفس کا تحفظ ہے اور اگر ہم یہ نہ دے سکے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں بھی اس زندگی میں، ہمیں بھی یہ ضرورت ہے کہ ہم

معاشرے میں سر اٹھا کر جی سکیں اور سکون سے جی سکیں، تو ہمارا مقصد یہ ہے کہ یہ بنیادی مسئلہ ہے اور اس کے بعد ہمارا جو تعلیم کا مسئلہ ہے، ہمیں تعلیم پر توجہ دینا ہوگی اور ہمیں معیشت پر توجہ دینا ہوگی، بے روزگاری جو ہے اتنی زیادہ، اس پر توجہ دینا ہوگی ہمارا بجلی کا مسئلہ ہے، ہمارا گیس کا مسئلہ ہے، ہمارے یہ انرجی کے Crisis اور مہنگائی عروج پر ہے، اگر ہم عوام کو کچھ نہ دے سکے تو دوسری حکومتوں کی طرح ہمارا حال بھی یہی ہوگا۔ تو ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ ہمیں کس طرح چلنا ہے اور ہم اپوزیشن کی طرف، ہماری اپنی ایک بھرپور مثبت اور تعمیری تنقید ہمیشہ حکومت کی طرف ہوگی اور ہم ہمیشہ یہ کوشش کرینگے کہ اگر حکومت کی کوئی پالیسیاں غلط طرف جارہی ہیں تو اس پر بھرپور ہماری نظر ہوگی کہ کوئی غلط بات ہو تو وہ ہم ان کے گوش گزار کریں اور اگر نہیں ہوسکا تو اس کیلئے رکاوٹ بھی بنیں گے۔ تو ہمارا مقصد صرف یہ ہوگا کہ ہم اپنے صوبے کے عوام کو کچھ دے سکیں اور اگر یہ سب کچھ نہ ہوا تو پھر حالات ہمارے بہت ابتر ہوجائیں گے، تو میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ڈرون حملوں کے خلاف آپ کی جو حکومت آئی ہے تو ہمیشہ ڈرون حملوں کے خلاف آپ نے احتجاج کیا ہے اور جمعیت العلماء اسلام نے بھی یہ احتجاج کیا ہے اور ہم یہ مشترکہ طور پر چاہیں گے کہ ہم کس طرح ڈرون کے حملے روک سکتے ہیں؟ مرکزی حکومت پر بھی ذمہ داری ہے، آپ لوگوں پر بھی یہ ذمہ داری ہے کہ ڈرون کے حملے ہم نے کس طرح روکنے ہیں؟ لیکن جو بظاہر مجھے سمجھ آرہا ہے تو میری سمجھ میں نہیں آسکتا کہ ہماری حکومت یہ ڈرون حملے روک سکتی ہے اور اگر یہ ڈرون حملے ہوتے رہے اور اس میں معصوم جانیں ضائع ہوتی رہیں اور اس کے بدلے میں ہمارے Settled areas میں ہمارے پورے پاکستان میں مختلف علاقوں میں اگر لوگوں کا قتل عام ہوتا رہا، معصوم لوگ مرتے رہے، شہید ہوتے رہے تو پھر ہمارا حال بہت برا ہوگا اور عوام ہمارے گریبان میں ہاتھ ڈالیں گے۔ تو یہ ضرورت ہے ہم سب کی اور ہماری مسلسل کوشش ہوگی کہ اگر ہمارے پورے صوبے کے ایشوز ہیں تو اس پر ہم آپ کے ساتھ بھرپور تعاون کر سکیں، جو ہم سے ہو سکے وہ ہم آپ کے ساتھ کرینگے اور آخر میں میں ایک بات کرنا چاہونگا، ہمارے مردان کے حوالے سے، تو مردان میں پورے پاکستان میں الیکشن کے خلاف احتجاج ہوئے ہیں، جلوس نکلے ہیں، دھرنے ہوئے ہیں تو اگر مردان میں الیکشن کے۔۔۔۔۔

<u>ایک رکن:</u> چارسدہ میں۔

مولانا لطف الرحمان: سوری چارسدہ، تو چارسدہ میں اگر الیکشن کے خلاف وہاں پر جلوس نکالے گئے ہیں، دھاندلی کے خلاف اگر وہاں پر دھرنے ہوئے ہیں تو اس کا مقصد یہ تو نہیں کہ جمعیت العلمائے اسلام کے کارکنوں کو ہم حوالاتوں میں ڈال دیں، لاٹھی چارج ہو اور آج ہمارا یہاں پر ایک نیا جمہوری دور شروع ہوا ہے، نئے قائد ایوان کا انتخاب ہوا ہے اور ایسے مرحلے میں ہمارے مردان میں جمعیت العلمائے اسلام کے کارکنوں کو گرفتار کیا گیا ہے، تو یہ میرا مطالبہ ہوگا کہ فوری طور پر ہمارے سارے کارکنان کو رہا کیا جائے اور یہ ایک جمہوری حق ہے اور جمہوری حق میں احتجاج کا حق ہوتا ہے تو یہ حق تو چھینا نہیں جا سکتا، تو یہ ہماری ریکویسٹ ہے اور میں اسی بات پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں، ایک دفعہ پھر مبارکباد دیتا ہوں۔ وآخِرُ الدَّعْوَانَا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی، مولانا صاحب۔ میں پھر سے ریکویسٹ کرونگا، ہمارے پاس تقریباً مشکل سے 40/ 45 منٹ ہیں تو وقت کا خیال رکھا جائے۔ میں اس وقت سردار بابک صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

جناب سردار حسین: ډیره زیاته مهربانی، سپیکر صاحب۔ ټولو نه اول خو د ننئ ورځې په مناسبت باندې لیډر آف دی هاؤس ته د هغوی په انتخاب باندې مبارکی ورکوم او څنګه چې زما نه مخکښې ذکر وشو، د ننئ ورځ حقیقت دا دے چې د پاکستان د جمهوریت په تاریخ کښې یوه ډیره اهمه ورځ ده۔ په دې حواله باندې هم چې نن هغه د جمهوریت تسلسل چې دے هغه برقرار وساتلے شو او بیا د صوبې دې لوئې جرګې یو وارې بیا د دې صوبې د خدمت د پاره، د دې صوبې د مسائلو د حل د پاره، د دې صوبې قائد ایوان چې دے، هغه منتخب کړو او سپیکر صاحب زما نه مخکښې ډیره په تفصیل باندې د دې صوبې په مسائلو باندې، د هغې وجوهاتو باندې، بیا د هغې په ادراک باندې خبره وشوه او حقیقت هم دا دے-----

ایک رکن: اردو میں بات کریں۔

جناب سردار حسین: اردو میں بولوں؟

ایک رکن: جی۔

جناب سردار حسین: چلو میں آج اردو میں بات کرتا ہوں۔ میرے خیال میں حقیقتاً آج صوبے کے عوام کیلئے انتہائی خوشی کی بات اس حوالے سے بھی ہے کہ صوبے کے منتخب نمائندگان نے اپنا قائد ایوان چنا ہے، ان کا انتخاب کیا ہے۔ یہاں پہ مسائل کتنے ہیں اور یہاں کے مسائل کیا ہیں؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس صوبے کے تمام عوام یہ جانتے ہیں لیکن جس طرح مجھ سے پہلے کہا گیا کہ یہ Change کے نام پہ اس صوبے کے عوام نے جو ووٹ دیئے ہیں یا اپنا فیصلہ دیا ہے، آج سے دس پندرہ دن پہلے باوجود اس کے کہ 11 مئی کو اس صوبے کے عوام نے اپنا ایک فیصلہ دیا تھا، فیصلہ جو بھی تھا ہم اس کی ڈیٹیل میں نہیں جانا چاہتے لیکن آج کے بعد اسی منتخب ایوان نے اگر اپنے قائد ایوان کو منتخب کیا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج کے بعد حکومت کے پاس کوئی جواز نہیں رہتا، آج صوبے کے عوام باشعور ہیں اور صوبے کے ہر کونے میں تحریک انصاف کا منشور ہر بندے کے پاس پڑا ہے، جو جو وعدے تحریک انصاف نے اپنے انتخابی منشور میں کئے ہیں، تعلیم کے حوالے سے ہوں، بے روزگاری کے حوالے سے ہوں، جہالت کے حوالے سے ہوں یا مہنگائی کے حوالے سے ہوں، لوڈشیڈنگ کے حوالے سے ہوں، بدامنی کے حوالے سے ہوں، ان شاءاللہ ٹائم ٹو ٹائم اسمبلی میں ہمارا کام صرف یہ ہے کہ آپ لوگوں کو یاد دلانا، آپ کے نوٹس میں لانا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج صوبے کے عوام قائد ایوان سے یہ سننا چاہتے ہیں کہ میرا صوبہ جو بدامنی کا شکار ہے، میرا صوبہ جہاں پر دہشت گردی ہے، ماضی میں تو آپ لوگ اقتدار میں نہیں تھے، آپ لوگوں سے لوگوں کی امیدیں نہیں تھیں، جب ہم یہاں پہ ڈرون کے خلاف قرار دادیں پیش کرتے تھے اور پاس کرتے تھے تو ہمیں باہر سے اپنے دوست آوازیں دیتے تھے کہ قرار داد پیش کرنے اور پاس کرنے سے معاملہ نہیں بنے گا، آج ہم یہی تقاضا کر رہے ہیں، لیڈر آف دی ہاؤس سے بھی اور ان کے Allies سے بھی کہ آج ان کے ہاتھ میں اختیار ہے، آج قوم نے ان کو اختیار دیا ہے، ان شاءاللہ میں باور دلاتا ہوں کہ وہ آگے بڑھیں، ڈرون کے گرانے کی حکمت عملی بنائیں، ہم دو قدم ان شاءاللہ ان سے آگے جائیں گے۔ (تالیاں) سپیکر صاحب! میں آج یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ جب ہم یہاں پہ اے پی سی بلاتے تھے تو ہم پہ الزام لگتا تھا کہ یہ Political scoring کیلئے کرتے ہیں لیکن آج ہماری رائے ہے، ہماری تجویز ہے کہ ابھی آپ لوگوں کے پاس اختیار آ گیا ہے، آپ لوگ آگے آئیں، باوجود اس کے کہ عوامی نیشنل پارٹی نے اے پی سی بلایا، بہت سارے ہمارے

دوست نہیں آئے، ہمیں گلہ نہیں ہے، وہ آگے آئیں، امن کی خاطر اے پی سی بلائیں یا جو بھی Initiative وہ لیں، ان شاءاللہ میں یقین دلاتا ہوں کہ اسی صوبے میں امن کی خاطر، آپ لوگ دعوت دیں، ہم وہاں پر حاضر ہونگے اور جو کچھ ہم سے ہو سکے گا، ان شاءاللہ ہماری خدمات جو ہیں، وہ حاضر ہونگی (تالیاں)
لیکن سب سے بڑی بات سپیکر صاحب، صوبے کے عوام ابھی منتظر ہیں، وہ جاننا چاہتے ہیں کہ یہاں پر مسجدوں میں دھماکے ہو رہے ہیں، یہاں پر سکولوں کو اڑایا جارہا ہے، یہاں پر بازاروں میں بے گناہ لوگوں کو شہید کرایا جارہا ہے اور یہاں پر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ آگ اور خون کا ایک کھیل جو ہے، وہ جاری ہے۔ آج لوگ جاننا چاہتے ہیں And the people at the helm of affairs، انہوں نے جواب دینا ہے کہ آیا اگر ملک کے عوام کو تحفظ دینا ریاستی اداروں کی ذمہ داری ہے تو آج وہ لوگ جو اقتدار کی کرسیوں پر براجماں ہیں، پلس ریاستی اداروں نے آج قوم کو بتانا ہے کہ وہ ناکام ہو چکے ہیں یا ان کو کوئی مشکلات ہیں؟ میں یہ بھی توقع رکھونگا کہ آج قائد ایوان صاحب! لوگ منتظر ہیں منتظر، وہ سننا چاہتے ہیں، ان دو باتوں میں ایک بات، کہ ناکامی ہے یا مشکلات ہیں؟ سپیکر صاحب، آج اپوزیشن نے بھی اپنا کردار ادا کیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جمہوریت کی مضبوطی کیلئے اور جمہوریت کے تسلسل کیلئے یہ ضروری امر ہے، ضروری جز ہے اور آج کے دن کے حوالے سے، آج 31 مئی ہے، میں اگر 1930ء کے شہداء بازار کلاں، ان کو یاد ہم نہ کر لیں، بد قسمتی سے یہ اسی تاریخ سے جڑی ہوئی ایک بات ہے کہ 31 مئی 1930ء کو پشاور میں بازار کلاں میں فرنگیوں کی افواج نے ان مجاہدین آزادی پہ گولیاں برسائیں جو شہید ہو گئے، آج جرگے کی وساطت سے ان لوگوں کو بھی ہم یاد کر رہے ہیں، تو آج کا دن اسی حوالے سے بھی ایک تاریخی دن ہے کہ آج 1930ء کا جو بد قسمت دن ہے، ان شہیدوں کو ہم یاد کر رہے ہیں، ان کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں، ان کی قربانیوں کی داد دے رہے ہیں اور ان شہداء جو بے نام ہیں، جو گمنام ہیں، ان گمنام شہداء کی وجہ سے آج یہ مملکت جو ہے، یہ آزاد ہو چکا ہے، تو ان کو یاد کرتے ہیں اسی جرگے میں۔ سپیکر صاحب! جب ہماری حکومت میں بجلی چلی جاتی تھی تو ہمارے Opponents کو یہ پولیٹیکل پوائنٹ مل جاتا تھا کہ نیشنلیا نو کی حکومت آئی ہے تو بجلی غائب ہو گئی ہے، اب نیشنلیا نو کی حکومت نہیں ہے تو ہمیں امید ہے کہ ان شاءاللہ لوگوں کو بجلی ملے گی۔ ہمیں یہ بھی طعنے دیئے جاتے تھے کہ ان لوگوں نے بجلی بیچ دی ہے، آج شکر ہے کہ اقتدار عوامی نیشنل پارٹی کے

لوگوں کے پاس نہیں ہے، ہمارے دوستوں کے پاس ہے، ان شاءاللہ آج بجلی جو ہے کبے گی نہیں، وہ غائب نہیں ہوگی، وہ موجود ہوگی ان شاءاللہ، ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ سپیکر صاحب! آپ نے ہمیں Bound کیا ہے کہ پانچ منٹ اور میرے خیال میں آج تو انتہائی خوشی کی بات اسی لئے بھی ہے کہ جو توقعات ہیں، عوام کی جو توقعات ہیں ہماری تو اگر دعائیں لگتی ہیں تو ہماری دعائیں تو آپ لوگوں کے ساتھ ہیں لیکن بے شک ایک مضبوط اپوزیشن کا کام جو ہوتا ہے، وہ نشاندہی ہوتی ہے، ان شاءاللہ کل بھی ہم اپنے اس عزم کا اعادہ کر چکے ہیں اور آج بھی ہم اسی عزم کا اعادہ کرتے ہیں کہ ان شاءاللہ ہم تنقید برائے تنقید نہیں کرینگے، تنقید برائے اصلاح کرینگے۔ یہاں پر جس طرح مجھ سے پہلے کہا گیا، یہاں پر بڑی Capacities ہیں، بجلی پیدا کرنے کی، ہماری حکومت نے پوری پوری کوشش کی ہے، یہاں پر ہم نے دس سالہ منصوبے کا آغاز کر دیا ہے، مجھے یہ بھی یقین ہے ان شاءاللہ کہ وہ منصوبے جو ہیں، وہ جاری رکھے جائینگے اور یہاں پر آج ایک بات مناسب نہیں ہے کہ میں کہوں لیکن حکومتی اتحاد کی جماعت کے ایک امیر صاحب نے باچاخان بابا کو اسی خطے کی متنازعہ شخصیت قرار دی ہے اور کہا ہے کہ ہماری حکومت آجائیگی تو صوبے میں جتنے بھی کام باچا خان بابا یا ولی خان بابا کے نام پر بنے ہیں، ہم انہی ناموں کو ہٹائینگے، ساتھ ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ باچاخان متنازعہ شخصیت تھے، میں آج اس فلور آف دی ہاؤس سے پہلے گزارش کرونگا کہ ہم نے ایک دوسرے کو احترام دینا ہے، ہم نے اسی خطے کے بزرگوں کو احترام دینا ہے اور اس طرح کے الفاظ اگر اپنے بزرگوں کے متعلق ہم استعمال کرینگے تو اس سے کوئی اچھائی کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ باچاخان بابا اسی خطے میں علم اور شعور پھیلانے کی ایک شمع تھے، شمع، باچاخان خدائی خدمت گار تھے، باچاخان پختونوں کے اور مظلوموں کے لیڈر تھے، انکے متعلق اس طرح کے الفاظ استعمال کرنا، پہلے میں نے گزارش کی ہے اور پھر میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح کی سیاست نہیں کرینگے اور نہیں کرنی چاہیئے ورنہ اگر خدانخواستہ، خدانخواستہ وہ لوگ جو اس طرح کے جذباتی بیانات دینا اپنے لئے شہرت سمجھتے ہیں، میں ان کو پہلے مشورہ دونگا کہ وہ معافی مانگیں Otherwise میں اتنا بتاؤں کہ باچاخان بابا کے سپاہی، باچاخان بابا کی شخصیت، باچاخان بابا کی ذات پر کسی حد تک جانے کیلئے ان شاءاللہ تیار ہونگے۔ میں یہ بھی سپیکر صاحب! بتانا چاہتا ہوں کہ ہم احترام کرینگے، ہم نے پانچ سال یہاں پر حکومت کی ہے، یہ ریکارڈ پر ہے، ہم سے پہلے ایم ایم اے والے حکومت

میں ہمارے دوست اور ہمارے بھائی، تین سال ہم انکی Ongoing schemes کو فنڈز دیتے رہے ہیں، یہ ریکارڈ پر ہے، جو Initiatives ہم نے لئے ہیں، خواہ وہ ستوری د پختونخوا ہو، خواہ وہ روخانہ پختونخوا ہو، خواہ وہ باچاخان روزگار سکیم ہو، خواہ وہ ہنرمند سکیم ہو، ہماری ریکویسٹ یہ ہو گی لیڈر آف دی ہاؤس سے کہ یہ پروگرامز اور جو Initiative اس صوبے کی فلاح وبہبود کیلئے شروع کئے گئے ہیں، ہماری ریکویسٹ اور استدعا ہو گی کہ صوبے کے بہتر مفاد میں، ان میں لیپ ٹاپ سکیم ہے، ساری سکیموں کو اگر جاری رکھ سکتے ہیں تو ان کو رکھنا چاہیئے۔ سپیکر صاحب! میں یہاں پر یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ پانچ سال پہلے 2008 میں جب ہم حکومت میں آئے، ایجوکیشن کا ڈیویلپمنٹ بجٹ 2.7 بلین پاکستانی روپے تھا، اس کے ساتھ ملا کے Five hundred millions یہ Foreign aid تھی۔ جب ہم اقتدار چھوڑ رہے تھے تو Foreign aid میں 600 فیصد کا اضافہ ہوا ہے، 600 فیصد کا اور یہ ریکارڈ پر ہے اور جو ہمارا Annual deployment plan ہے، اس 2.7 بلین کو ہم 10 ارب تک لے جا چکے ہیں، یہ بات اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں کی حکومت میں تعلیم کو Priority ہے، مجھے امید ہے کہ جو Increase، جو اعتماد ہم نے بنایا ہے بیرونی جو ہمارے ڈونرز ہیں، بیرونی جو ہمارے مالیاتی ادارے ہیں یا ہم نے خود سے اپنے فنڈ میں جو اضافہ کیا ہے، مجھے امید ہے کہ ان شاءاللہ ان شاءاللہ یہ جو موجودہ حکومت ہے، وہ تعلیم کو خصوصی توجہ دے گی اور تعلیم کے بجٹ میں ان شاءاللہ اسی طرح اضافہ کریگی۔ سپیکر صاحب! I am sorry، میں نے ٹائم شاید زیادہ لے لیا ہے، میں معذرت چاہتا ہوں، آخر میں ایک دفعہ پھر لیڈر آف دی ہاؤس کو، انکی ساری ٹیم کو میں مبارکباد دیتا ہوں اور ان شاءاللہ دوبارہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ صوبے کے بہتر مفاد میں ہم مثبت اقدامات کی پوری پوری ان شاءاللہ کوشش بھی کرینگے اور ساتھ بھی دینگے۔ Thank you very much۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس کے بعد جناب سراج الحق صاحب بات کرینگے اور 1:45 پر یہاں نماز جمعہ ہو گی۔ اس کے بعد باقی، ہمارے جو سی ایم صاحب ہیں، وہ خطاب کرینگے، تو ابھی میں سراج الحق صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ اپنا اظہار خیال کریں۔

<u>جناب سلیم خان</u>: پیپلز پارٹی کو بھی موقع دیں۔

جناب سپیکر: آپ کا اس کے بعد آئیگا۔ آپ کا آئیگا، سب کا نمبر آئیگا۔

جناب سراج الحق: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں اپنی طرف سے اور تمام دوستوں کی طرف سے اس ایوان نے جو عزت کی پگڑی اور ذمہ داریوں کا پہاڑ جناب وزیر اعلیٰ کے کندھوں پر رکھا ہے، اس کو مبارکباد بھی دیتا ہوں اور اس کے ساتھ ہمدردی کا اظہار بھی کرتا ہوں۔ ہمارے صوبے اور ملک کے مظلوم عوام، محروم عوام، پسے ہوئے اور ستائے ہوئے، یہ ساری قوم اس وقت اس ایوان کی طرف دیکھ رہی ہے اور اس ایوان کا ایک بار پھر وجود میں آنا پوری قوم کیلئے امیدوں کی ایک شمع ہے جو روشن ہوئی اور امید کی ایک کرن ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں قائد ایوان کو مبارکباد بھی دیتا ہوں اور ان کو مشورہ بھی دیتا ہوں، تجویز بھی دیتا ہوں، اپنے آپ کو بھی اور پورے دوستوں اور ایوان کو بھی کہ ہماری کامیابی قانون کی حکمرانی میں ہے، میرٹ کی حکمرانی میں ہے اور یہ بات بالکل صحیح ہے کہ قوم نے ایک Change کیلئے اگر ووٹ دیا ہے تو ہم سابقہ حکومت کے کارروائی پر اس لئے تبصرہ نہیں کرتے ہیں کہ سب سے بہتر فیصلہ قوم نے خود کیا ہے اور قوم کے فیصلے سے ہمارا اتفاق ہے اور ایک نئے عزم کے ساتھ، ایک نئے جذبے کے ساتھ قوم نے اگر Change کیلئے ووٹ دیا ہے تو میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ موجودہ حکومت انہی توقعات کے مطابق چلنے کی کوشش کریگی اور ہماری خواہش ہے کہ ہم سب کیلئے جو آئیڈیل ہے، وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ نظام ہے جو 14 سو سال گزرنے کے باوجود بھی دنیا کے ہر انسان کیلئے ایک ماڈل اور نمونہ ہے، جس میں انصاف بھی تھا، جس میں عدل بھی تھا، جس میں ریلیف بھی تھی اور جس میں سب لوگ برابر تھے اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہم نے امریکہ کی بجائے مکہ مکرمہ کی طرف دیکھنا شروع کیا تو اللہ رب ذوالجلال رحمت فرمائے گا، نصرت فرمائے گا اور ہمارے تمام مسائل حل ہو جائینگے۔ جناب سپیکر صاحب! ہماری خواہش ہے کہ اس حکومت کے دوران وہ لمحہ نہ آئے کہ لوگ انصاف کا مطالبہ کریں اور ہمیں ایک ایسا نظام وضع کرنا ہے کہ لوگوں کو خود بخود زندگی کے ہر شعبے میں انصاف مل جائے اور یہ کام تب ہی ہو سکتا ہے کہ جب قانون اور میرٹ کی حکمرانی ہو اور میری تجویز یہ ہے کہ قانون کی حکمرانی کا آغاز غریبوں سے نہیں کرنا ہے، یہ اپنی ذات سے کرنا ہے اور جو جتنا ذمہ دار ہے، اس سے کرنا ہے۔ ہمارے اس معاشرے کا المیہ یہی ہے کہ اس میں قانون غریب کیلئے اور عام آدمی کیلئے ہے اور

یہاں جتنا زور آور ہے اور سینہ زور ہے، وہ اتنا ہی قانون سے بالا تر ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں مشکلات درپیش ہیں، ہمیں بہت سارے چیلنجز کا سامنا ہے لیکن میں ذاتی طور پر بھی اور اپنے دوستوں کو بھی یہی مشورہ دینا لازم سمجھتا ہوں کہ صوبے اور مرکز نے مل کر چلنا ہے، سیاست اپنی جگہ پر لیکن آج اگر اس ملک میں مرکز میں جناب نواز شریف صاحب کی حکومت ہے اور صوبے میں یہاں ایک مشترکہ اتحادیوں کی حکومت ہے تو نظریات اور سیاست اپنی جگہ پر لیکن 18 کروڑ غریب عوام کیلئے اور مظلوم عوام کیلئے، محروم عوام کیلئے، جنہوں نے ایک طویل عرصہ، گزشتہ عرصے میں جنگی بستیاں برباد ہو گئیں اور قبرستانیں آباد ہو گئیں، جنکے بچے آج بھی گندگی کے ڈھیر میں زرق تلاش کرنے پر مجبور ہیں، انسان نے چاند پر قدم رکھا ہے اور آج بھی اس صوبے میں خصوصی طور پر ہمارے بچے سائیکلز کی دکان پر پنکچر لگانے پر مجبور، ہوٹلوں میں برتن دھونے پر مجبور، تو ان مسائل میں میں سمجھتا ہوں کہ مرکز اور صوبے کو مشترکہ طور پر مل کر آگے چلنے کی ضرورت ہے، خصوصی طور پر جو ہر زبان پر یہ بات ہے کہ امن کا مسئلہ ہے، لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے تو لاء اینڈ آرڈر کا مسئل،ہ یہ صرف پولیس کا ایشو نہیں ہے اور یہ سیکورٹی فورسز کا مسئلہ نہیں ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس وقت کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ سیاسی مسئلہ ہے، اس لئے مرکز نے بھی اور چاروں صوبوں نے بھی اور پاکستان کے اسٹیبلشمنٹ نے بھی ملکر اس مسئلے کو Address کرنا ہے، یہ پارٹی سے بالا تر، سیاست سے بالا تر، ذاتیات سے بالا تر، علاقائی اور مسلکی اختلافات سے بالا تر پوری قوم کا اگر سب سے بڑا مسئلہ ہے تو اس ملک میں امن قائم کرنا ہے اور میں بغیر کسی تعصب کے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں نواز شریف صاحب کو Lead کرنا چاہیئے اور جب وہ ایک قدم آگے بڑھیں گے تو ان شاءاللہ 18 کروڑ عوام اور خیبر پختونخوا کے عوام اس کے ساتھ شانہ بشانہ ان شاءاللہ تعالیٰ آگے بڑھیں گے۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب! اس ملک میں اور خاص کر ہمارے اس صوبے میں جب میں گزشتہ ایم ایم اے کے دور میں وزیر خزانہ تھا تو ایک سروے کے نتیجے میں مجھے معلوم ہوا کہ یہاں ہماری شہری آبادی میں خیبر پختونخوا میں فی کس اوسطاً آمدنی صرف 27 روپے ہے اور دیہاتی علاقوں میں ہماری فی کس اوسطاً آمدنی یہ 17 روپے ہے، اس لئے، میں اذان کیلئے خاموش ہونا چاہتا ہوں۔

(جمعہ کی اذان)

جناب سپیکر: اجلاس دو بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے، نماز پڑھیں گے، ان شاءاللہ دو بجے پھر اسمبلی ہال میں آپ تشریف لائیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز جمعہ کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سراج الحق صاحب سے میں درخواست کروں گا کہ وہ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

جناب سراج الحق: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وقفے کے بعد دوبارہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے۔ میں عرض کر رہا تھا صوبے کی صورتحال کا، جس میں غربت بھی ہے، مہنگائی بھی ہے، بے روزگاری بھی ہے، بدامنی بھی ہے اور پورے ملک کا یہی ایک نقشہ ہے لیکن ہمارے لئے امید کی ایک کرن یہ ہے جناب سپیکر صاحب کہ یہاں بہت زیادہ ترقی کرنے کے چانسز موجود ہیں، مواقع موجود ہیں اور میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں جناب سپیکر صاحب، میرے بھائی نے بجلی کے حوالے سے ذکر کیا، لوڈشیڈنگ کا ذکر کیا، اس صوبے کے حقوق کیلئے ہم نے ایک بہت طویل لڑائی لڑی ہے اور میں صرف نہیں بلکہ ہمارے ایم ایم اے اور ہمارے تمام اپوزیشن کے ساتھیوں نے مل کر ایک جرگہ بنایا تھا اور اس جرگے کے نتیجے میں جو ثالثی ٹریبونل بنا تھا، اس نے اس صوبے کے حق میں فیصلہ دیا تھا اور اس فیصلے کی روشنی میں 110 بلین کے بقایاجات اور 6 بلین کی بجائے 24 بلین سالانہ دینے کا فیصلہ ہوا تھا لیکن مجھے افسوس ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں میں گو کہ مرکز اور صوبے میں ایک اتحادی حکومت تھی لیکن وہ رقم اس فیصلے کی روشنی میں اب تک صوبے کو نہیں ملی ہے اور اب تک 24 بلین کی بجائے وہ 6 بلین اور کبھی کبھار وہ 6 بلین بھی پورے نہیں ملتے۔ ہم ان شاءاللہ تعالیٰ دوبارہ اسی حق کے حصول کیلئے اپوزیشن کو بھی ساتھ لے کر ایک بھرپور جدوجہد کریں گے، اسلئے کہ یہ ہمارا حق ہے، ہمارے صوبے کا حق ہے۔ جناب سپیکر صاحب! خیبر پختونخوا کے بارے میں کسی نے صحیح فرمایا ہے:

ے چې دلته زر شته، دلته سر شته، دلته کسب شته، هنر شته
دلته کان د زمرودو، دلته ډیر سنګ مرمر شته
خو دلته قحط د زر پرستو احتیاج دے

او انقلاب بس انقلاب یو انقلاب د دې علاج دے

اس انقلاب کیلئے لوگوں نے اس بار ووٹ دیا ہے اور آج اس ایوان میں جناب پرویز خٹک صاحب پر اعتماد کیا ہے۔ ہم سیاسی جماعتوں نے بھی اسلئے ان کا ساتھ دیا ہے کہ ہمارے جو ایشوز ہیں، وہ مشترکہ ہیں، ہمارا ایجنڈا مشترکہ ہے، ہمارے درمیان بہت ساری ایسی چیزیں ہیں۔ اس صوبے کیلئے ہمارے سامنے بھی ایک سوال تھا کہ کیا ساتھ دینا چاہیئے یا نہیں دینا چاہیئے، لیکن اس صوبے کے عوام نے جو مینڈیٹ پی ٹی آئی کو دیا تھا، ہم نے اس مینڈیٹ کو سبوتاژ کرنے کی بجائے اس کی حوصلہ افزائی کرنے اور اس کو سپورٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور میرے خیال میں یہ اس وقت اس صوبے کی ضرورت ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں آخری بات کر کے اجازت چاہوں گا کہ ہمارے لئے یہ ایک امتحان ہے اور یہاں اپوزیشن جو جماعتیں موجود ہیں، میں تو اپنے اس صوبے کے قائدِ ایوان سے بھی درخواست کروں گا اور وہ پہلے سے ایک تجربہ کار پارلیمنٹیرین ہیں، کئی بار وہ وزیر رہے ہیں اور ان کے اس ایوان میں بہت سارے لوگ نئے ہیں لیکن جس آدمی کو ہم نے وزیر اعلیٰ بنایا، وہ اس ایوان کیلئے نیا نہیں ہے، وہ بیوروکریسی کیلئے بھی نیا نہیں ہے اور ہمیں اس پر فخر ہے کہ اس کا Past اور ماضی ہم نے بے داغ پایا ہے، اس پر کوئی کرپشن نہیں ہے۔ (تالیاں) اگر اس طرح کوئی چیز ہوتی اور اس کے دامن پر کوئی داغ ہمیں ملتا تو بخدا ہم کبھی بھی اس کا ساتھ نہ دیتے لیکن اس کو بے داغ پا کر ہم نے ان کا ساتھ دیا ہے، اس لئے میرا ایمان اور یقین ہے کہ وہ نہ صرف اقتدار میں شریک جماعتوں کو بلکہ ان جماعتوں کو بھی ساتھ لے جانے کی بھرپور کوشش کریں گے جو اپنے آپ کو اپوزیشن کہتے ہیں اور میں یہی امید رکھتا ہوں کہ ہمارے تمام وزراء، ہم میں سے جو بھی وزیر بن جائیں، وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ساتھ اپوزیشن کے ارکان کو بھی گلے ملنے میں کوئی بخل سے کام نہیں لیں گے، ان کو سپورٹ کرنے، ان کو تسلی دینے اور عوام، جنہوں نے ان پر اعتماد کیا ہے، وہ ہمارے عوام ہیں، ان عوام کو ریلیف دینے اور ان کے مسائل حل کرنے میں ان شاءاللہ تعالیٰ کوتاہی نہیں کریں گے۔ میں آخر میں ایک بار پھر جناب سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس امید کے ساتھ اپنی گفتگو کا خاتمہ کرتا ہوں، وہ جو کہتے ہیں کہ:

؎ قافلہ جو عزم و یقیں سے نکلے گا جہاں سے چاہے گا رستہ وہیں سے نکلے گا
میرے وطن مجھے ایڑیاں رگڑنے دو میرا ایمان ہے پانی یہیں سے نکلے گا

وآخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سکندر شیر پاؤ صاحب۔اس کے بعد سلیم خان صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ زه ستاسو مشکور یم چې تاسو ما له موقع هم راکړه په دې اهم موقعې باندې، په دې تاریخی ورځ باندې چې زه یو څو خبرې وکړم۔ زه ټولو کښې اول د خپل اړخه او د خپل د پارټئ د اړخه پرویز خان ته او پاکستان تحریک انصاف ته مبارکی ورکوم چې نن هغوی د دې صوبې وزیر اعلیٰ جوړ شو او ورسره ورسره د دې صوبې ډیرې ذمه وارئ د هغوی سر ته راغلې۔ زه په دې موقع باندې د اپوزیشن د ورونو هم شکریه ادا کول غواړم چې هغوی پرون چې کوم مثبت کردار ادا کړے وو، ستاسو په الیکشن کښې، د ډپټی سپیکر صاحب په الیکشن کښې او یو د دې اسمبلئ زوړ روایت ئے چې دے، هغه ئے قائم وساتلو، زه په هغې باندې د هغوی هم شکریه ادا کوم۔ زه په دې باندې هم خوشحاله یم چې نن دلته کښې چې بعضې ملګرو خبرې وکړې، بعضې مشرانو خبرې وکړې نو هغوی ډیرې مثبت خبرې وکړې، هغوی یو مثبت قدم کیښودلو، یو مثبت طرف ته ئے اشاره وکړه او دا موجوده اسمبلئ او د دې موجوده کوم چې حکومت قائم شو، د هغې مینډیټ ئے ومنلو، زه په هغې باندې هم هغوی له مبارکی ورکوم ځکه چې جناب سپیکر، که مونږ وګورو جمهوریت زمونږه په ملک کښې ډیر مشکل صورتحال نه تیر شوے دے او د دې وخت دا ضرورت دے چې دا جمهوری نظام چې دے چې دا مضبوط کړے شی، دا صحیح طریقې سره نافذالعمل کړے شی او د عوامو رائے چې ده هغه د ټولو نه د پاسه دغه شی، مضبوطه شی نو هله دلته کښې نظام ټهیک کیږی به، هله به دا سلسله ټهیک کیږی۔ دا هم ډیره د خوشحالئ خبره ده، نن چې هغه افواه ګانې هغه د خلقو اندازې او Analysis چې یره الیکشن به ونه شی، هغه هم غلط ثابت شو او جمهوریت چې دے، هغه نن بیا یو نوے سفر شروع کوی، لګیا دے او دا مونږ ټولو د پاره دیکښې زما خیال دے چې ټولې پارټئ چې دلته کښې موجود دی، هغوی له مبارکی ورکول پکار دی په دې خبرې باندې۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! د ټول ملک ډیر چیلنجز دی خو بیا خصوصاً زمونږ د صوبې یو خپل

منفرد حیثیت دے او د هغې خپل مسائل دي او هغه زما خیال دے هیچا نه پټ نه دي۔ که نن مونږ نظر واچوؤ، که د امن و امان صورتحال طرف ته ګورو، که مونږه د بے روزګارئ طرف ته ګورو، که خپل معاشی بدحالئ طرف ته ګورو او که د پښتنو پسماندګئ طرف ته ګورو نو دا ټولې مسئلې چې دي، دا زمونږ د ټولو مشترکه مسئلې دي او که نن مونږ دې هاؤس ته، خلقو رابانديې اعتماد کړے دے، ووټ ئے راکړے دے، په دې طمع او په دې توقع ئے رالیږلی یو چې مونږ به دا مسئلې حل کوؤ او د عوامو په هغې توقعاتو باندې به پوره راځو۔ که نن څوک په اپوزیشن کښې ناست دي او که حکومت کښې ناست دي، دا زمونږ مشترکه ذمه واری جوړیږی چې مونږ دې مسئلو طرف ته توجه ورکړو او بیا خصوصاً د خپلې صوبې چې هغه د ډیر مخصوصو حالاتو نه تیریږی لګیا ده، د تیر څو کالو راسې نه د عالمی طاقتونو جنګ په مونږ باندې مسلط شوے دے او د هغې په نتیجه کښې چې مونږ کوم صورتحال نه تیر شو، مونږ چې د کومو حالاتو نه تیر شو نو د دې وخت دا ضرورت دے چې مونږ ټول رایوځې شو او دې وخت سره یو صحیح حکمت عملی جوړه کړو، یو مثبت حکمت عملی رامخامخ کړو نو هله به دا مسئلې مونږ حل کولې شو او بیا دا صوبه به دې حالاتو نه ویستلې شو۔ دغې سره سره جناب سپیکر! مونږ له نن ورځ داسې ورځ نه ده چې مونږ په چا باندې تنقید وکړو ځکه چې مونږه وایو چې نن یو نوے آغاز کیږی لګیا دے، مونږه دا یو مثبت طریقې سره اخستل غواړو خو دا به ګورو چې یره دلته کښې کوم تیرې غلطئ چې شوې دي ،کوم چې د Bad governance غلط مثالونه ایښودلی شوی دي چې د هغې نه مونږ سبق ایزده کړو او یو داسې مثال او یو داسې حکومت قائم کړو، یو داسې اسمبلی کار وکړی چې او خلق مطمئن شی، په دې جمهوری نظام باندې د خلقو اعتماد دوباره بحال شی نو دا به زمونږ د ټولو کامیابی وی او دا د دې وخت ضرورت هم دے۔ (تالیاں) جناب سپیکر! مونږ د پرویز خان نه او د پاکستان تحریک انصاف نه دا طمع لرو چې هغوی به په دیکښې د یو لوئے پارټنر په حیثیت باندې یو اهم کردار ادا کوی او هغوی به نه د اپوزیشن او نه د حکومت په مینځ کښې څه فرق کوی او نه به د خپل اتحادیانو او د خپلې پارټئ په مینځ کښې څه فرق کوی او زمونږ دا طمع ده او مونږه دا امید

لرو چې دوئ به په دې باندې عمل کوی۔ جناب سپیکر! څنګه چې سراج صاحب اووئیل، کله چې دا میندیټ مخامخ راغے، کله چې د یولسم مئ الیکشن وشو نو زمونږ مخامخ هم دوه سوالونه وو چې آیا مونږ حکومت سره لاړ شو او که نه مونږ اپوزیشن کښې کښینو؟ خو هغه وخت سره زمونږ د پارټۍ دا میټنګ وشو او په هغې کښې دا فیصله وشوه چې مونږ د میندیټ احترام کوؤ، مونږ د میندیټ په لاره کښې به رکاوټ نه جوړیږو او بیا خصوصاً کومې چې زمونږ دوئ سره خبرې وشوې، د پښتنو په مسئلو باندې کومې خبرې چې وشوې، د دې ځائے پسماندګئ باره کښې خبرې وشوې، دلته کښې چې دا کوم د Terrorism د وجه نه کوم نقصانات شوی دی، د هغې د بحالئ د پاره چې کومه خبره وشوه، کوم چې دلته کښې د سیلاب په شکل کښې، د دهشت ګردئ په شکل کښې دې خلقو ته چې کوم دا یو دلته کښې خوف و هراس وو، یو مختلف دغه جوړ شوے وو، د هغې نه د ویستلو کومه خبره وشوه نو مونږ په دې باندې دا سوچ وکړو چې مونږ دوئ سره لاس په دې باندې ورکوؤ چې یره دې صوبې ته دې وخت کښې ضرورت دا دے چې دې حالاتو نه دا صوبه وباسلې شی۔ که مونږ دې ته کینښنو چې یره دا مسئلې چې دی، دا به هم داسې حل شی نو دا داسې نه کیږی، دې د پاره به راپاڅیدل غواړی او دې د پاره به اتفاق او اتحاد قائمول غواړی۔ مونږ جناب سپیکر! دا هم طمع لرو چې چونکه کوم چې د امن و امان مسئله ده، دا مسئله د ټول ملک مسئله ده، دا یواځې زمونږ د دې صوبې مسئله نه ده، دا یواځې د پښتنو مسئله نه ده، که دا د چا خیال وی چې یره دا مسئله صرف دلته کښې به وی او دا به نور اسلام آباد ته یا نورو ځایونو ته نه راځی نو دغې غلط فهمئ نه د هغوی ووځی۔ مونږ د هغوی نه به هم، د مرکزی حکومت نه به دا طمع لرو چې هغوی به دې مسئلې طرف ته توجه ورکوی، د تیر غلطو نه به سبق اخلی او دې مسئلې باندې چې کوم Focus پکار دے، کومه توجه دې مسئلې طرف ته پکار ده، هغه توجه باندې به دوئ، هغه توجه به دې مسئلې له دوئ ورکوی او ورسره ورسره په هغې کښې به د دې ځائے د خلقو آواز چې دے، هغه به پکښې اخلی، د هغوی مشوره به پکښې اخلی نو هله به دا مسئله حل کیږی ځکه چې تر څو پورې، څنګه چې سراج صاحب اووئیل چې مونږ مرکز او Establishment

ټول په يو Page باندې نه يو نو دا مسئلې حل کيدے نه شي۔ جناب سپيکر! دا وخت اوس دا سې دے چې دې مسئلې طرف ته توجه ورکول پکار دي۔ پښتنو سره ډير زياتے وشو، پښتنو سره ډير ظلم وشو، بس دے اوس هغه وخت راغلے دے چې مونږ د دا اووايو چې Enough is enough ، نور پښتنو سره لوبې نه دي کول پکار، د پښتنو په زمکې باندې نورې لوبې نه دي کول پکار، (تالیاں)

نور د پښتنو وينه نه ده توئيدل پکار۔ (تالیاں) جناب سپيکر! زه ستاسو نور ټائم نه اخلم، ما ته پته ده چې ليډر آف دي هاؤس به هم خبرې کوي خو زه يو ځل بيا تاسو ته هم مبارکي درکوم، ليډر آف دي هاؤس ته هم مبارکي ورکوم، ډپټي سپيکر صاحب له هم مبارکي ورکوم، دې ټول ايوان له مبارکي ورکوم او دا طمع لرم، دا حيله لرم چې مونږ ټول به يو ځائے د دې صوبې خدمت د پاره، د دې صوبې د مسئلو د حل د پاره، د صوبائي خودمختارئ د پاره په يو آواز راپاڅو، هغه مسئلې چې کومې مرکز سره دي، هغه به هم افهام و تفهيم سره د حل کولو کوشش کوؤ او د دې ځائے کيس چې دے، هغه به صحيح طريقې سره رامخامخ کوؤ او ان شاءالله زمونږ دا طمع ده چې د پرويز خان په مشرئ کښې به دا مسئلې حل کيږي۔ ډيره مهرباني، جناب سپيکر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: پارلیمانی لیڈرز تقریر کریں گے۔جناب سلیم صاحب، پیپلز پارٹی۔

جناب سلیم خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! بہت مہربانی کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا سر، میں آپ کے توسط سے آج قائد ایوان کو اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے مبارکباد پیش کر رہا ہوں۔ سر، یقیناً آج کا دن ایک تاریخی دن ہے، اس لحاظ سے کہ اس صوبے کے عوام نے تبدیلی کی خاطر پاکستان تحریک انصاف کو مینڈیٹ دیا اور محترم جناب پرویز خٹک صاحب ایک منجھے ہوئے سیاستدان ہیں، ایک تجربہ کار سیاست دان ہیں، وہ اس ایوان کا، اس ہاؤس کا کئی دفعہ حصہ رہ چکے ہیں اور پچھلی گورنمنٹ میں ہمارے ساتھ ساڑھے چار سال گزارے ہیں، وسیع تجربہ ہے، ہمیں بہت خوشی ہے کہ اس صوبے کو ایک دیانتدار، ایک تجربہ کار وزیراعلیٰ ملا ہے۔ (تالیاں) یقیناً صوبے کے عوام کی بہت ساری توقعات ہیں اور

یہ بھی حقیقت ہے کہ ہمارے صوبے میں جو چیلنجز ہیں اس وقت اس حکومت کو، یقیناً ہمیں امید ہے کہ موجودہ نئی حکومت ان چیلنجز کو Face کرکے، جو مسائل اس صوبے کے عوام کو ہیں، بہتر طریقے سے انکا حل تلاش کرے گی اور ان شاءاللہ پاکستان پیپلز پارٹی بھی حکومت کے اچھے کاموں میں ان شاءاللہ سپورٹ کرے گی اور اس صوبے کے عوام کیلئے جو بہتر فیصلے اس ہاؤس کے اندر ہونگے، ہم ان شاءاللہ آپ کا بھرپور ساتھ دیں گے اور تعاون کریں گے۔ سر، جمہوریت کی بقاء کیلئے ہمارے لیڈران نے جو قربانیاں دی ہیں، یقیناً وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ سب سے بڑی قربانی پاکستان پیپلزپارٹی کے شہید محترمہ بے نظیر بھٹو نے دی 2007 میں جسکی وجہ سے آج اس ملک میں جمہوریت پروان چڑھتی جارہی ہے اور آج پرامن طریقے سے اقتدار کی جو منتقلی ہے، وہ اپنے اختتام کو پہنچی اور یقیناً یہ ان شہداء کی قربانی ہے اور ہم چاہتے ہیں اور ہماری دعا ہے کہ جمہوریت اسی طرح پروان چڑھتی رہے اور جمہوری ادارے جو ہیں، وہ مضبوط ہوتے رہیں۔ سر، ہمارا صوبہ ایک پسماندہ صوبہ ہے، اس صوبے میں یقیناً وسائل کی کوئی کمی نہیں ہے، قدرتی وسائل کی کوئی کمی نہیں ہے، ہمارے پاس جو وسائل ہیں، یقیناً پاکستان کے دوسرے صوبے میں شاید کم ہونگے مگر انکی طرف توجہ کی ضرورت ہے اور ان Resources کو استعمال میں لانے کی ضرورت ہے اور ہم یہ توقع کرتے ہیں نئی حکومت سے کہ ہمارے وسائل کو بہتر طریقے سے ان شاءاللہ استعمال میں لائیں گے۔ خاصکر جو پانی کا وافر مقدار ہمارے پاس ہے اور اس صوبے کو جو اس وقت لوڈشیڈنگ کی صورت میں جو چیلنج ہے اور ہماری توقع ہے نئی حکومت سے کہ اس صوبے کے اندر نئے جو پاور پراجیکٹس ہیں، جو ہماری پچھلی حکومت میں کافی سارے پراجیکٹس Ongoing تھے، انکو منظور کیا گیا تھا، ان شاءاللہ نئی حکومت جو ہے، انکو جاری رکھے گی تاکہ اس صوبے میں ہم اپنے پاؤں پر کھڑے رہیں اور اس صوبے کو جو ہے پاور سیکٹر میں بجلی ملے، ہماری صنعتیں چلیں اور ہمارے لوگوں کو جو سب سے بڑا مسئلہ ہے بجلی کا، وہ حل ہو سکے۔ Secondly Sir! دہشت گردی کی صورت میں جو چیلنج خاصکر اس صوبے کے عوام کو ہے، ہماری توقع یہ بھی ہے کہ نئی حکومت، خاصکر اس صوبے کی حکومت کو بہت بڑے چیلنجز کا سامنا ہے اور جو بڑی ذمہ داری مرکزی حکومت پر عائد ہوتی ہے، ہماری توقع ہے کہ اس دہشت گردی کے خاتمے کیلئے کوئی بہتر پالیسی نئی حکومت دے گی اور ان شاءاللہ صوبے میں جو امن وامان کا مسئلہ ہے، اس کو حل کرنے کی کوشش کریگی۔ سر، ڈرون

کا مسئلہ ایک اہم مسئلہ ہے اور ڈرون کے حملوں کی روک تھام کیلئے جس طرح پی ٹی آئی، پاکستان تحریک انصاف ہمیشہ لڑتی رہی ہے الیکشن سے پہلے، ہماری توقع یہی ہے پاکستان تحریک انصاف کے قائد سے اور انکی صوبائی حکومت سے کہ ڈرون حملوں کو روکنے کیلئے فوری طور پر یہ کوئی قدم اٹھائیں گے، ان شاءاللہ۔ سر، میرے محترم جناب سراج صاحب نے جو ذکر کیا صوبے کے وسائل کے حوالے سے، خاصکر بجلی کی رائلٹی کے حوالے سے، میں ضرور اس فلور آف دی ہاؤس سے خراج تحسین پیش کرونگا اپنے قائد آصف علی زرداری صاحب کو کہ پچھلی حکومت میں جو بھی مسئلہ انکے پاس لیکر گئے ہیں، جرگے کی صورت میں، انہوں نے کبھی انکار نہیں کیا، خاصکر ہماری بجلی کے نیٹ پرافٹ کا مسئلہ جو تھا، جس کیلئے ہم سے پہلی حکومت نے خاصکر سراج صاحب نے اس کے اوپر جو کام کیا تھا، یقیناً کام تو انہوں نے بڑا اچھا کیا تھا مگر انکا مرکز میں نہیں سنا گیا تھا اور نہ ہمارے جو وسائل ہیں، ہمارا جو حق ہے، نہ وہ ہمیں دیا گیا تھا مگر میں شکریہ ادا کرتا ہوں جناب آصف علی زرداری صاحب کا کہ جب ہم ان کے پاس گئے جرگے کی صورت میں تو انہوں نے نہ صرف ہمارا حق تسلیم کیا بلکہ بجلی کی رائیلٹی کی صورت میں ہمیں 110 ارب روپے کی منظوری فوری طور پر دے دی۔ (تالیاں) اور جس سے قسط وار 25 ارب روپے ہمیں ملتے رہے، جو باقی ملنے تھے، ان شاءاللہ یہ حکومت مرکز سے وصول کرے گی اور ہم یہ بھی توقع کرتے ہیں کہ نہ صرف 110 ارب روپے، ہماری ڈیمانڈ تو بہت زیادہ ہے، اس کیلئے یقیناً نئی حکومت کوشش کرے گی۔ سر اس صوبے میں یقیناً پسماندگی ہے مگر جو پسماندہ اضلاع ہیں، انکو ہمیشہ پسماندہ رکھا گیا۔ میری توقع اس حکومت سے یہی ہے کہ جو پسماندہ اضلاع ہیں ہمارے اس صوبے کے، ہماری توقع یہی ہے کہ تبدیلی کا نعرہ لیکر جو لوگ اس وقت اس اسمبلی میں بیٹھیں ہیں، یقیناً یہ سارے صوبے کو ان شاءاللہ ایک ہی نظر سے دیکھیں گے، ہماری توقع ہے کہ ان پسماندہ اضلاع کو یہ مزید ترقی دینگے اور وہاں کے عوام کے جو مسائل ہیں، بے روزگاری ہے، انفراسٹرکچر کا مسئلہ ہے، انکو Develop کرنے کیلئے یقیناً نئی حکومت بہتر حکمت عملی کریگی۔ سر، اس کے ساتھ Last government میں بہت اچھے کام جو کہ Ongoing بہت سارے پراجیکٹس ہیں، بہت سارے صوبے کے اندر اچھے کام جو کہ Ongoing ہیں اور میری یہ توقع ہے نئی حکومت سے کہ انکو جاری رکھنے میں اپنا کردار ادا کرے گی، خاصکر فیڈرل پی ایس ڈی پی میں اس صوبے کیلئے جو اہم کام Last حکومت نے کیا تھا ان

میں سے لواری ٹنل پراجیکٹ، ایکسپریس وے، ناردرن بائی پاس اور شہید بے نظیر بھٹو ہسپتال پشاور جو کہ فیڈرل گورنمنٹ کے پی ایس ڈی پی میں شامل ہیں، On goingہیں، میری توقع ہے کہ ان مسائل کے حل کیلئے، بلکہ ان پراجیکٹ کی تکمیل کیلئے نئی حکومت اپنا بھرپور Roleان شاءاللہ ادا کریگی۔ سر، میں آخر میں ایک دفعہ پھر جناب سپیکر، آپ کو اور آپکے ڈپٹی سپیکر صاحب کو اور نئی حکومت کو ایک دفعہ پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔Thank you so much۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: کافی وقت ہو چکا ہے۔ شہرام خان! آپ بات کرینگے تو یہ پارلیمانی پارٹیز کے لیڈرز نے بات کرلی ہے، باقی کافی سارے لوگ ہیں تو بہت ٹائم لگے گا۔ میرے خیال میں ابھی میں سی ایم صاحب کو دعوت دونگا، بس شہرام صاحب کے بعد۔

جناب شہرام خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر و ڈپٹی سپیکر، میں اپنی طرف سے، اپنی پارٹی کی طرف سے لیڈر آف دی ہاؤس پرویز خٹک صاحب کو بہت بہت مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ یقیناً جو باتیں بزرگان نے، مشران نے کی ہیں، مختلف پارٹی کے لیڈرز جو ہیں، جو چیلنجز ہیں، جو ایک امتحان آج سٹارٹ ہو چکا ہے، ہمیں یہ توقع ہے اور ہمیں یہ امید بھی ہے کہ ہمارا لیڈر آف دی ہاؤس جو ہے، ماشاءاللہ ایک Experienced politicianہے، منسٹر رہ چکا ہے اور کافی تجربہ ہے، ہمیں ان پر اعتبار بھی ہے کہ ان شاءاللہ اس ملک اور قوم کیلئے، اس صوبے کیلئے، اس علاقے کیلئے، یہاں کے لوگوں کیلئے، صحیح اقدام اٹھائیں گے ان شاءاللہ، یہ ہمارے سپہ سالار ہیں، ہم ان کے ساتھ ہیں۔ یہ پورا ہاؤس انکی ایک ٹیم ہے اور اس قوم اور ملک کی بہتری کیلئے ان شاءاللہ ہم اہم کردار ادا کرینگے۔ اپوزیشن کا اپنا ایک کردار ہے تاکہ وہ ہماری غلطیوں کو پوائنٹ آؤٹ کر سکیں۔ ہمیں تجاویز دے سکیں اور حکومت کا کام یہ ہے کہ ایک صحیح اقدام کر سکے۔ قوم اور ملک کی بہتری کیلئے، ترقی کیلئے اور خوشحالی کیلئے، زیادہ لمبی بات میں نہیں کرونگا، چونکہ چیف منسٹر صاحب بات کریں گے، آخر میں یہ کہتا چلوں کہ قاری صاحب جب تلاوت کر رہے تھے تو سٹارٹ میں ایک بات کی، تلاوت کا ترجمہ کر رہے تھے کہ اپنے فیصلوں میں عدل و انصاف ہونا چاہیئے، ہم لیڈر آف دی ہاؤس، پوری پارلیمان سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ اپنے فیصلوں میں یہ عدل و انصاف کریں اور لوگوں کا اعتماد حاصل

کرینگے جوان کو Already ہے الحمداللہ اور یہ ملک کی ترقی کیلئے اہم کردار ادا کرینگے۔ ایک دفعہ پھر میں پورے ہاؤس کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور لیڈر آف دی ہاؤس کو میں بہت بہت مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ تھینک یو، جی۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ اب میں جناب پرویز خٹک منتخب وزیر اعلیٰ صاحب سے خواست کرتا ہوں کہ وہ آئیں، اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: اصل میں بہت کافی چٹیں آئی ہیں، ہماری اپنی طرف سے بھی۔۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر صاحب، میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

سپاس تشکر

جناب پرویز خٹک (قائد ایوان): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم سپیکر صاحب اور معزز اراکین اسمبلی! السلام علیکم۔ سب سے پہلے میں اپنے معزز اراکین اسمبلی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ پر اس صوبے کے عوام نے اعتماد کیا اور ایک بہت بڑی امانت آپ کے ہاتھوں میں ڈال دی۔ اللہ ہمیں توفیق دے کہ اس امانت پر ایمانداری سے پورا اتر سکیں اور اللہ تعالیٰ کی عدالت میں اور عوام کی عدالت میں ہم سرخرو ہوں۔ چونکہ یہ ایک نئی حکومت بننے جارہی ہے اور عوام کی بہت زیادہ امیدیں ہیں کہ ہم کچھ Deliver کریں، آج مجھے یقین ہے کہ جس جوش و جذبے سے عوام نے ہم سب کو منتخب کیا اور جو وعدے ہم نے لوگوں سے کئے، اللہ تعالیٰ ہمیں ہمت دے کہ ہم ان کی امیدوں پر اور اپنے وعدے پورے کر سکیں۔ سپیکر صاحب! چونکہ اردو میں میں اچھا مقرر نہیں ہوں لیکن کوشش کرونگا کہ تحریک انصاف اور انکے اتحادیوں کا پیغام سارے صوبے کو بہت صاف الفاظ میں پہنچا سکوں کہ آئندہ پانچ سال میں ہمیں کیا کرنا ہے اور ہم نے جو تبدیلی کا نعرہ اٹھایا تھا اور تبدیلی کے نعرے پر ہمیں ووٹ ملا تھا، ہم اس کو کیسے پورا کریں گے؟ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے پاکستان تحریک انصاف، ہمارے اتحادیوں کا، پاکستان پیپلز پارٹی کا اور آزاد اراکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے اوپر اعتماد کیا اور آج مجھے لیڈر آف دی ہاؤس بنایا، میں

انہیں یقین دلاتا ہوں کہ جو اعتماد میرے اوپر آپ لوگوں نے کیا ہے، ان شاءاللہ تعالیٰ میں پوری کوشش کرونگا، ایمانداری سے کوشش کرونگا کہ آپ کے اعتماد کو کبھی ٹھیس نہ پہنچے (تالیاں) اور ساتھ ہی ساتھ میں اپوزیشن کا بھی شکر گزار ہوں کہ کل سپیکر صاحب اور ڈپٹی سپیکر کو جس طریقے سے منتخب کیا، انہوں نے آپ پر اعتماد کیا، ہم ان کے شکر گزار ہیں اور انکو یقین دلاتے ہیں کہ یہی حکومت ہم سب کی ہے، ہم آپ کو ساتھ لیکر چلیں گے، کبھی بھی ایسا نہیں ہوگا کہ آپ ایسا Feel کریں کہ یہ آپ کی حکومت نہیں ہے، (تالیاں) میں نے ساری زندگی کبھی بھی کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کی، میں نے کبھی بھی یہ کسی کو محسوس ہونے نہیں دیا کہ ہم الگ ہیں اور آپ الگ ہیں۔ جب میں ادھر صوبائی وزیر بھی تھا تو یہاں جتنے اپوزیشن کے ممبرز تھے، میں نے پوری کوشش کی کہ حکومت کے ممبران کے برابر ان کو انکا حق دیا، چونکہ ابھی میں وزیر اعلیٰ ہوں تو ہو ہی نہیں سکتا کہ میں آپ کے حق پر ڈاکہ ڈالوں۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! ہم، پاکستان تحریک انصاف خیبر پختونخوا کے عوام کے دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے تحریک انصاف اور عمران خان کے منشور پر اعتماد کیا، ہمیں ایک بہت بڑا مینڈیٹ دیا، چونکہ تحریک انصاف کا یہ پہلا قومی الیکشن تھا اور پہلے الیکشن میں صوبہ خیبر پختونخوا کے عوام نے جو اعتماد تحریک انصاف پر کیا، میں اس صوبے کے عوام کو دل سے بتانا چاہتا ہوں کہ ان شاءاللہ تعالیٰ یہ حکومت، آپ کی حکومت صرف آپ کے مسئلے حل کرنے کیلئے آئی ہے، یہ حکومت اس صوبے میں تبدیلی لائے گی، یہ حکومت اس صوبے میں انصاف لائے گی، یہ حکومت اس صوبے میں روزگار کا بندوبست کرے گی، یہ حکومت اس صوبے میں مکمل کرپشن کا خاتمہ کرے گی۔ (تالیاں) کیونکہ جو ہمیں مینڈیٹ ملا ہے، وہ یقیناً بہت بھاری مینڈیٹ ہے اور ہمارے کندھوں پر بہت بھاری مسئلے، آگے ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے کندھے بہت بھاری مسئلوں میں اڑے ہوئے ہیں، میں اپنے صوبے کے عوام کو یقین دلاتا ہوں کہ جو اعتماد آپ لوگوں نے ہم پر کیا، ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں، ان شاءاللہ تعالیٰ یہ حکومت ایسے کام کرکے دکھائے گی، ایسی تبدیلی لائے گی کہ اس صوبے کی حکومت ایک تاریخی حکومت ہوگی، اس صوبے میں یقیناً آپ کو نظر آئے گا کہ یہ حکومت اور ماضی کی حکومتوں میں زمین اور آسمان کا فرق ہوگا (تالیاں) اور میں مبارکباد دیتا ہوں اس صوبے کے عوام کو کہ جس تبدیلی

کیلئے ہمیں ووٹ ملا ہے، میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ آج سے یہ تبدیلی شروع ہو گئی ہے اور آپ تبدیلی اس سال میں دیکھ لیں گے۔ آپ جانتے ہیں کہ پاکستان تحریک انصاف صرف الیکشن لڑ کے نہیں آئی، ہم تیاری کر کے آئے ہیں۔ دو سال متواتر ہم نے اپنے منشور کیلئے دنیا کے بہترین ماہرین سے کام لیا، ہم نے تعلیم کیلئے پالیسیز بنائیں، ہم نے صحت کیلئے پالیسیز بنائیں، ہم نے کرپشن کیسے ختم کرنی ہے، اس کیلئے پروگرام بنایا۔ ہم اس صوبے میں روزگار کیسے پیدا کریں گے، اس کیلئے ہم تیاری کر کے آئے ہیں۔ ہم ان حکومتوں میں نہیں ہیں کہ حکومت میں آ کے پھر سوچتے ہیں کہ ہم نے کیا کرنا ہے، ہم ایک تیاری کے ساتھ آئے ہیں اور ان شاءاللہ تعالیٰ جیسے ہی ہم اپنے دفاتر میں بیٹھیں گے، اسی دن سے دن رات کام شروع کریں گے اور یہ نہیں سوچیں گے کہ ہم نے کیا کرنا ہے؟ ہمیں پتہ ہے کہ ہم نے کیا کرنا ہے، ہم نے کیسے Deliver کرنا ہے، ہم نے مسئلے کیسے حل کرنے ہیں؟ ہم مکمل تیاری کے ساتھ آئے ہیں تو ہم آپ سب کو یقین دلاتے ہیں کہ یہ وہ سوئی ہوئی حکومت نہیں ہو گی، یہ ایک جاگتی ہوئی حکومت ہو گی اور آپ کے مسئلے آپ کی دہلیز پر حل کریں گے۔ (تالیاں) ہم نے جو منشور بنایا ہے، اس میں جو Main باتیں ہیں، ہماری سب سے پہلی کوشش ہو گی کہ سب سے پہلے اس صوبے میں کرپشن کا نام و نشان مٹا دیں۔ ہمارے اس صوبے میں کوشش یہ ہو گی کہ کسی سے کوئی زیادتی نہ ہو کہ کوئی کسی کا احترام نہ کر سکے۔ ایسا صوبہ بنائیں گے جہاں انصاف ہو، جہاں امن ہو، جہاں کاروبار ہو، روزگار ہو، معیاری تعلیم اور صحت کی سہولتیں ہوں اور ایک نیا خیبر پختونخوا کی منزل کی طرف ہم رواں دواں ہونگے۔ جناب سپیکر صاحب، آپ جانتے ہیں کہ پاکستان تحریک انصاف ایک واحد پارٹی ہے جس نے اپنی پارٹی کے اندر جمہوریت قائم کی، یہ ایشیاء کی پہلی سیاسی پارٹی ہے جس نے اپنی پارٹی کے اندر الیکشنز کرائے اور یونین کونسل سے لیکر چیئرمین تک Elected لوگ ہماری پارٹی میں موجود ہیں اور مجھے امید ہے کہ بعض پارٹیاں بھی اس سے سبق حاصل کریں اور اپنی پارٹیوں میں جمہوریت لائیں۔ ہم باتیں جمہوریت کی کرتے ہیں، ہم بہت جمہوریت پسند بنتے ہیں، ٹھیک ہے، جب ہم اپنی پارٹی میں جمہوریت نہیں لا سکتے تو ہمیں حق نہیں پہنچتا کہ ہم جمہوریت کی باتیں کریں سب کو چاہیئے کہ جمہوری طریقے سے اپنی پارٹی میں لوگوں کو موقع دیں کہ وہ آگے لیڈر بن سکیں، آگے وہ راہنمائی کر سکیں۔ ہماری پارٹی میں جمہوریت آئی ہے اور آج میں پاکستان تحریک انصاف، سارے پاکستان کا سیکرٹری

جنرل ہوں، میں Elected آدمی ہوں اس لئے میری سوچ کھلی ہے اور میں اپنی بات کھلے دل سے کر سکتا ہوں اور یہی جمہوریت کی خوبی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! مسئلے تو بہت ہیں، ہم صرف مسئلے نہیں بیان کریں گے، ہم مسئلوں کا حل بھی دیں گے اور مسئلوں کو حل بھی کریں گے اور میری تقریر صرف باتیں نہیں ہونگی، ان شاءاللہ آئندہ وقتوں میں اس کو ہم عملی جامہ پہنائیں گے اور ثابت کریں گے کہ ہم بات کرتے ہیں، وہ ہم کر کے دکھائیں گے۔ چونکہ تقریریں تو 30 سالوں میں میں سنتا رہا ہوں، (تالیاں) تقریریں اور یہ باتیں تو میں تیس سال سے سنتا رہا ہوں، یہ کہانیاں تو میرے سامنے گزرتی رہی ہیں لیکن عمل میں نہیں دیکھا۔ ہم بہت خوش ہوتے تھے، نئی حکومتیں آتی تھیں، بہت امیدیں ہوتی تھیں کہ ہمارے مسئلے حل ہو جائیں گے، زبانی جمع خرچ ہوتی تھیں End result zero، ان شاءاللہ تعالیٰ ہمارا End result zero نہیں ہوگا، ہمارا End result بہترین ہوگا، ہمارا ریزلٹ اس صوبے کیلئے بہترین ثابت ہوگا اور ہم یہ چیز کر کے دکھائیں گے۔ جناب سپیکر صاحب، ہمارے صوبے کے بے انتہا مسائل ہیں، کوئی چیز ٹھیک ہی نہیں ہے، مجھے فخر ہی نہیں ہے کہ میں کہہ سکوں کہ اس صوبے میں ہمارا یہ مسئلہ ٹھیک ہے، یہ خراب ہے، یہاں سب کچھ خراب ہے اور ہم نے سب کچھ ٹھیک کرنا ہے۔ یہ بہت بڑا مشکل ٹاسک ہے لیکن ہم سیاسی لوگ ہیں اور میں نے تو ساری زندگی مقابلہ کیا اور ان شاءاللہ مسئلوں سے لڑیں گے، اس کا مقابلہ کریں گے اور ان مسئلوں کا حل نکالیں گے۔ سب سے بڑا اس صوبے کا مسئلہ امن وامان ہے جو ہم سب چاہتے ہیں، سارا صوبہ چاہتا ہے اور اس ملک کی ضرورت ہے، یہ مسئلہ خالی خیبر پختونخوا کا نہیں ہے، یہ مسئلہ سارے پاکستان کا ہے، یہ مسئلہ سندھ میں بھی ہے، یہ بلوچستان میں بھی ہے، یہ پنجاب میں بھی ہے اور اس کے اثرات اس صوبے پر سب سے زیادہ ہیں۔ چونکہ ہماری حکومت صوبے میں ہے، ہم تو صوبے کے اندر ذمہ دار ہیں اور ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ اس صوبے کے اندر جو امن وامان کے مسئلے ہیں، اغواء برائے تاوان ہیں یا ڈکیتیاں ہیں یا بدمعاشیاں ہیں، اس کو ہم ٹھیک ٹھاک راستے پہ لائیں گے لیکن جو اصلی مسئلہ اس وقت ہے، وہ اس ملک کی دہشت گردی کا ہے۔ یہ اس مسئلے سے اکیلے ہم نہیں لڑ سکتے، کہ ہم کہیں کہ ہم امن لا دینگے، ہم نے وعدہ کیا تھا کہ اس ملک میں امن لائیں گے لیکن اگر ہماری حکومت وفاق میں ہوتی تو آج امریکہ کی ہمت نہ ہوتی کہ ڈرون حملے کرتا، (تالیاں) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، آج ہم فیصلہ دے چکے

ہوتے، ہم اس ملک کیلئے ایک پروگرام دے چکے کیونکہ اقتدار میں آنے سے پہلے ایک پروگرام دیا جاتا ہے، تیاری کر کے کے آنا چاہیئے، اقتدار میں آکر سوچنے کے بعد کچھ نہیں ملتا۔ چونکہ بہت طاقتور فورسز آپ کے ارد گرد بیٹھ جاتی ہیں اور پھر آپ کو ملنے نہیں دیتیں، آپ کو کوئی کام کرنے نہیں دیتیں، تو تحریک انصاف تو فیصلے کر کے آئی ہے، ہم آج بھی ڈرون حملے کے خلاف ہیں کیونکہ اس ملک کی آزادی کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ ہم دہشت گردی کے خلاف ہیں کیونکہ سارا ظلم و زیادتی پختون قوم سے ہو رہی ہے، افغانستان میں مرتا ہے پٹھان، علاقہ غیر میں مرتا ہے، وہ بھی پٹھان، اس صوبے میں مرتا ہے، وہ بھی پٹھان، تو آخر سب سے زیادہ زیادتی تو ہمارے پختونوں کے ساتھ ہو رہی ہے۔ کسی نے پوچھا آج تک کہ یہ کیا ہو رہا ہے ہمارے ساتھ؟ کیونکہ اقتدار میں تو یہ سب اکٹھے تھے لیکن کسی کو فکر نہیں تھی کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ ہمیں فکر ہے، ہم اکیلے اس مسئلے کو حل نہیں کر سکتے، تو ہم صرف اتنا کہتے ہیں وفاقی حکومت سے اور جناب نواز شریف سے کہ آپ ایک بہت واضح پالیسی لے آئیں ڈرون کے خلاف، دہشت گردی کے خلاف، امن کیلئے کیا راستہ نکالیں گے اور اگر وہ راستہ اس صوبے کے امن کیلئے ہو گا تو تحریک انصاف اور اس کے اتحادی یک جان اس کے ساتھ کھڑے ہونگے، ہم بالکل پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ (تالیاں) ہم کوئی ایسی چیز جو اس صوبے کے فائدے میں ہو، ہم اس میں سیاست نہیں کرینگے، ہم ہر قدم ان کے ساتھ کھڑے ہونگے کہ اس صوبے میں امن آئے اور لوگوں کو خوشحالی ملے۔ تو ہمارا آپ سے، اس صوبائی اسمبلی کے ممبران سے، اس صوبے کے عوام سے یہ وعدہ ہے کہ اگر اس ملک میں نواز شریف صاحب اور وفاقی حکومت صحیح پالیسی لاتی ہے تو ہم ساتھ کھڑے ہونگے، اگر وہ صحیح پالیسی نہیں لائینگے، تو ہم ان کے خلاف کھڑے ہونگے۔ ہم ان کے خلاف احتجاج کرینگے، ہم ہر جگہ پر ان کی مخالفت کرینگے کیونکہ اس وقت پختون قوم کی ضرورت ہے کہ اس ملک میں اور اس صوبے میں امن آئے تاکہ پختونوں کو امن و سکون مل سکے، تو یہ بہت ضروری مسئلہ ہے۔ میں جہاں بھی جاتا ہوں، سب سے پہلا سوال امن کا ہے کہ امن کیسے لائینگے؟ کاش کہ تحریک انصاف کی حکومت اس ملک میں ہوتی تو میں بتاتا کہ ہم امن کیسے لائینگے، ہم امریکہ سے ڈرنے والے نہیں ہیں، ہم کشکول اٹھا کے نہیں ہیں پھرنے والے (تالیاں) ان شاءاللہ ہم انتظار کرینگے لیکن زیادہ انتظار نہیں کیونکہ اس میں گھنٹوں کی بات ہے، گھنٹوں میں فیصلہ ہونے سے دنوں کی بھی ضرورت نہیں ہے، روز ہمارے عوام دہشت

گردی میں تباہ ہو رہے ہیں، ہماری پولیس شہید ہو رہی ہے، ہمارے فوجی شہید ہو رہے ہیں، ہمارے علاقہ غیر کے لوگ شہید ہو رہے ہیں تو ہر طرف مصیبت میں پڑے ہیں۔ تو ہم امید کرتے ہیں کہ جلد از جلد وفاقی حکومت ایک پالیسی اور بہترین پالیسی لائیگی کہ اس صوبے میں امن ہو سکے۔ ہمارے مسئلے تو بہت ہیں لیکن سب سے بڑا مسئلہ، میں ایک بات بتاتا جاؤں کہ ہم نے کیا کرنا ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ اس ملک میں جو مسئلہ ہے، بہت بڑا وہ مسئلہ کرپشن ہے جو ایک ناسور بن گیا ہے۔ جہاں جاتے ہیں کرپشن کے بغیر کام نہیں ہوتا، دفتر میں جاؤ تو رشوت، تھانے میں جاؤ تو رشوت، عدالت میں جاؤ تو رشوت، آخر کب تک یہ چلے گا؟ کوئی کام بغیر پیسے کے نہیں ہوتا اور کسی کو سمجھ ہی نہیں آتی کہ یہ ملک ان کیلئے بنا ہوا ہے، آخر یہ غریب لوگ کیا کریں گے، آخر ان کو کب انصاف ملے گا؟ غریب کے پاس نہ رشوت ہے، نہ سفارش ہے، وہ کہاں آگے جائیں گے؟ یہ رشوت اور سفارش تو صرف سرمایہ داروں کیلئے ہے، آیا یہ ملک سرمایہ داروں کیلئے بنا ہے، اس ملک میں غریبوں کا کوئی حق ہی نہیں ہے کہ صرف سرمایہ دار مزے لوٹتے رہیں اور غریب بیچارہ پریشان اور تباہ و برباد پھرتا رہے؟ تو میں آج اس صوبے کے عوام کو یقین دلاتا ہوں کہ آج کے بعد مجھے کہیں سے اطلاع آئی کہ فلاں نے رشوت لی، فلاں نے کسی سے کرپشن کی (تالیاں) تو میں یقین دلاتا ہوں کہ میری تو Zero tolerance ہے اور ہمارے اتحادیوں کی بھی Zero tolerance ہے، ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ جہاں تک جو مرضی ہو، جتنا طاقتور ہو، اس کا ایسا علاج کریں گے کہ وہ اس کے ماں باپ یاد کریں گے، (تالیاں) یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ تو جتنے سرکاری اہلکار ہیں، میں کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کرنا چاہتا، ان کو وارننگ دے رہا ہوں کہ بس اب سمجھ جاؤ، کروڑوں اربوں روپے کمالئے، بہت ہو گیا، یہ حرص کب ختم ہو گی، جو ملتا ہے اس پر گزارہ کرو، اللہ کا شکر کرو، اللہ جو دیتا ہے، اللہ سے مانگو، یہ چیزیں چھوڑ دو، بہت ہو گیا۔ اللہ دینے والا ہے، یہ ہاتھ ایسا مت کرو کیونکہ اس صوبے کے ساتھ بہت ظلم ہو چکا ہے، باقی ملک کے تو ہم نہیں کچھ کر سکتے لیکن اس صوبے میں جو میں نے دیکھا، ایمانا مجھے رونا آتا ہے، جو میں نے ماضی کی حکومتوں میں حال دیکھا، نوکریاں پیسوں پر بکتی ہیں، ٹرانسفرز پیسوں پر چلتے ہیں، ٹھیکے کمیشن پر بکتے ہیں، آخر عوام ہمیں اس لئے اس ایوان میں لے آتے ہیں، ہم ممبر اس لئے بنتے ہیں کہ ہم سب کچھ بیچ دیں اور ایک نیا بازار لگا دیں کہ بھئی Everything is for sale؟ اس حکومت میں No thing is for

sale،اس حکومت میں سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہو گا۔ (تالیاں) اس حکومت میں کوئی سمجھتا ہے کہ یہ حکومت کمزور ہے تو غلط فہمی ہے، حکومت، جب ایمان پکا ہو اور ارادے صحیح ہوں تو بہت طاقتور ہوتی ہے۔ اگر ہم بے ایمان ہونگے اور ارادے صحیح نہیں ہونگے تو ہم کمزور ہونگے۔ تو میں یہ سب کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ طاقتور حکومت ہے اور ہمارے ساتھ عوام کھڑے ہیں اور عوام نے ووٹ ہمیں اس لئے دیا ہے کہ اس صوبے میں کرپشن ختم کرو، اس میں سے بے ایمانوں کو بھگاؤ تو تب ہم کامیاب ہونگے۔ (تالیاں) تو ہم جو اس وقت اتحادی بیٹھے ہیں، چاہے جماعت اسلامی ہے، چاہے قومی اتحاد ہے، چاہے جمہوری اتحاد ہے، قومی وطن پارٹی ہے، ہمارا ایک ہی مینڈیٹ ہے۔ جب ہم اکٹھے ہوئے تو ہم نے بیٹھ کر ایک ایک بات ڈسکس کی ہے کہ ہمارا ایجنڈا ایک ہے، ہمارا پروگرام ایک ہے، ہماری سوچ ایک ہے، ہم اس صوبے میں تبدیلی لانا چاہتے ہیں، تب ہم اکٹھے ہوئے۔ ہم کرسیوں کیلئے نہیں اکٹھے ہوئے، ہم سب سے پہلے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے، ہم نے ایک دوسرے کو تولا کہ آیا ہم اکٹھے چل سکتے ہیں؟ ہمارے ارادے اور پروگرام ایک ہے، جب ہمارے ارادے اور پروگرام ایک بن گئے تب ہم اکٹھے ہوئے۔ اگر ہماری سوچ ایک نہ ہوتی، سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں نے کہا کہ ہمیں کرسی کی کوئی لالچ نہیں ہے، ہمیں صرف لالچ ہے کہ اس صوبے میں تبدیلی لائیں اور تباہ و برباد نظام کو ٹھیک کریں اور انہی شرائط پر ہم اکٹھے ہوئے اور ہم نے لکھ کر ایک دوسرے کو دیا ہے کہ یہ یہ ہمارا مینڈیٹ ہے اور ہم نے اس کو ریزلٹ دینا ہے۔ ہم آپ سے یہ امید کرتے ہیں، میں اس صوبے کے عوام سے بھی امید کرتا ہوں کہ خدا کیلئے رشوت دینا چھوڑ دو کیونکہ رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں جہنمی ہیں (تالیاں) اور اس رشوت کو ختم کرنے کیلئے پھر ہم ایک خود مختار کمیشن بنانے والے ہیں اور وہ خود مختار کمیشن بااختیار ہو گا، وہ میرا بھی احتساب کرے گا، میرے وزیروں کا بھی کرے گا، اسمبلی ممبروں کا بھی کرے گا، (تالیاں) اس کو اختیار ہو گا، اس سے پوچھنے والا کوئی نہیں ہو گا کہ پرویز خٹک کا کیوں احتساب کر رہے ہو یا ہمارے وزیروں کا، ممبروں کا احتساب کیوں کر رہے ہو؟ تبدیلی تب آئے گی جب میں اپنے آپ کو تبدیل کرونگا، تبدیلی تب آئے گی جب میرا احساب کتاب ہو گا تو باقیوں کا پھر ہو سکتا ہے، جب میں اپنا حساب نہیں کرونگا تو باقیوں کا کیسے ہو گا؟ (تالیاں) تو ہم کھلے ہاتھ سے کمیشن کو اجازت دے دیں گے، بااختیار کریں گے کہ جو غلط کام کرے گا، چاہے میرا بھائی ہو، چاہے میں ہوں، اس

کو کٹہرے کے اندر کھڑا کر دیں، مجھے یقین ہے کہ ان شاءاللہ تعالیٰ ہم یہ اقدامات کریں گے اور اس سے ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ ہم کسی کے دباؤ میں نہیں آئیں گے اور کسی سے ذاتیات بھی نہیں کریں گے، آپ، میں، سب اپوزیشن کے دوستوں، سب کے ساتھ، ہم کسی کے ساتھ ذاتیات نہیں کریں گے، ہم پورا احساب کتاب کریں گے، جو غلط کام کسی نے کیا، اس کا خود بخود ہی نظر آ جائے گا (تالیاں) کیونکہ ہم ذاتیات کی سیاست، نہ میں نے کبھی کی ہے، نہ سوچا ہے، نہ ارادہ ہے، جو غلط کام کرے گا، وہ خود پھنس جائے گا۔ جو ٹھیک کام کرے گا، وہ آگے نکلے گا اور اس کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا اور جیسے میں نے پہلے کہا کہ میں عوام سے اپیل کرتا ہوں کیونکہ میں نے دیکھا ہے 30 سال کی سیاست میں کہ کوئی کام نہیں ہوتا تو عوام مجبور کرتے ہیں کہ پیسے لے لو، وہ ٹھیک ٹھاک کام ہو رہا ہوتا ہے، کوئی مسئلہ نہیں ہوتا لیکن مجبوراً پیسے دے دیئے کہ لے لو یہ میرا کام کر لو، میں ان سے کہتا ہوں کہ پیسے ویسے مت دو، یہ سرکاری لوگ خود بخود آپ کا کام کریں گے، آپ کو عزت ملے گی کیونکہ میں نے پہلے بھی یہ کہا ہے، رشوت دینے والا لینے والا دونوں جہنمی ہیں، تو جہنم سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ دوسرا اس صوبے میں سارے کام میرٹ پر ہونگے، ہم سیاسی مداخلت کسی ٹرانسفر میں نہیں کریں گے، ہم کسی سرکاری افسر کو ذاتیات پر نہیں ٹرانسفر کریں گے، ہم کسی افسر کے ساتھ ظلم زیادتی نہیں کریں گے، ہم اس میں سیاست کو نہیں لائیں گے لیکن اگر سرکاری افسر صاف نہیں ہو گا، وہ رشوت خور ہو گا تو میرے خیال میں ہم پانچ سیکنڈ بھی اس کو برداشت نہیں کریں گے (تالیاں) اور ساتھ ہی ایک 'کمپلینٹ' سیل میں بناؤنگا۔ ایسے ناجائز کے خلاف 'کمپلینٹ' کرنا اس کا کوئی مقصد نہیں ہوتا، ثبوت کے ساتھ جو 'کمپلینٹ' آئے گی اور ثابت کر سکے تو وہ آگے ہم اس کمیشن کو بھیجیں گے تاکہ ثبوت کے ساتھ ہم فیصلے کر سکیں اور ذاتیات کیلئے کوئی گنجائش نہیں ہے کہ کسی کے خلاف ذاتیات میں آ جائیں۔ چونکہ یہ صوبہ کسی کی ذات کا نہیں ہے، اس صوبے کیلئے ضرورت ہے کہ یہاں صاف اور شفاف حکومت چلے۔ یہاں تیسرا بڑا مسئلہ ہمارے صحت کے نظام کا ہے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا ہے، ہسپتالوں کو دیکھو جیسے جانوروں کے ہسپتال بنے ہوئے ہیں۔ وہاں جاؤ تو گندگی کے ڈھیر، وہاں جاؤ تو ڈاکٹر غیر حاضر، غریبوں کیلئے دوائی نہیں، کروڑوں روپے کے فنڈز سرکار کے لگ رہے ہیں، کسی کی جیب میں جا رہے ہیں، کسی کے گھر جا رہے ہیں، ایسا سمجھتے ہیں کہ یہ ان کے باپ کا مال ہے۔ اتنی مشکل سے اس صوبے میں پیسے آتے ہیں، بڑی مشکل سے ہم اپنا

بجٹ بناتے ہیں، وہ پیسہ ایسا خرچ ہو رہا ہے جیسے اس کا پوچھنے والا کوئی نہیں۔ میں سب کو کہتا ہوں کہ پوچھنے والے آگئے ہیں، ہم آپ سے حساب کریں گے، آپ سے پوچھیں گے اور آج سے میں ڈائریکشن دیتا ہوں، (تالیاں) صحت میں ہم ایمرجنسی لاگو کریں گے اور ایمرجنسی کے طور ہم کام کریں گے اور آج سے میں سرکاری لوگوں کو، ڈاکٹرز کو، ٹیچرز کو وارننگ دیتا ہوں کہ ہم کسی کی غیر حاضری برداشت نہیں کریں گے۔ ڈاکٹر آٹھ گھنٹے ہسپتال میں بیٹھا رہے گا۔ (تالیاں) آٹھ گھنٹے اس کی ڈیوٹی ہے، اس کی تنخواہ لیتے ہیں، ہم ان پر کوئی ظلم تو نہیں کر رہے ہیں، اپنا حق ادا کرے باقی جو مرضی ہے کرے، ہم پوچھنے والے کون ہیں۔ اپنے لوگوں کا علاج و معالجہ کریں ہم انہیں عزت دینگے، انکا خیال کریں گے۔ چونکہ غریب عوام کے ساتھ جو ہو رہا ہے، میں نے ہسپتالوں میں دیکھا ہے، نہ بیڈ ہے، چادر گندی ہیں، گندگی کا ڈھیر ہے، ایسا لگتا ہے کہ ڈھیر ان پر آگئے، یہ ہمارے ہسپتال ہیں؟ میں کہتا ہوں آج سے میں دو دن کی وارننگ دیتا ہوں، دو دن کی، جتنے ہمارے ممبران ہیں آپ جائیں ہسپتالوں کا وزٹ کریں، جس ہسپتال میں گندگی پائی (تالیاں) جس ہسپتال میں آپ نے گندگی دیکھی، جس ہسپتال میں آپ نے مریضوں کے ساتھ زیادتی دیکھی، جس ہسپتال میں آپ نے ڈاکٹر غیر حاضر دیکھا، آپ مجھے رپورٹ کریں، وہ گھر جائے گا اور کوئی راستہ نہیں ہے ہمارے پاس (تالیاں) کیونکہ یہ، کیونکہ یہ خیرات میں حکومت ہمیں نہیں ملی، ہم بڑی مشکل، اور ہم سے لوگوں کی بڑی امیدیں ہیں۔ اگر ہم ان امیدوں پر نہ پورا اتر سکیں کیونکہ نوجوانوں نے ہمیں آگے لایا، نوجوان کی امید کو ہم کیسے ٹھیس پہنچا سکتے ہیں، وہ اس ملک کا مستقبل ہیں، وہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہماری تحریک انصاف کی اتحادی حکومت ہمیں کیا کر کے دیتی ہے؟ ہمیں وہ بخشیں گے نہیں، وہ ہمارے لئے مہینوں بھی انتظار نہیں کریں گے، وہ دنوں کا انتظار کر رہے ہیں کہ یہ کر کے دکھائیں گے، ان شاءاللہ ہم دنوں میں تبدیلی لا کر دکھائیں گے۔ (تالیاں) تو یہ آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے، ہم منتخب نمائندے، آپ بالکل میری طرف سے آپ سب وزیر اعلیٰ ہیں۔ ہسپتالوں میں جائیں، Checking کریں، کوئی غلط کام نہ کریں، خود غلط کام نہ کریں، ایسا نہ ہو کہ خود شروع کر دو، خود ہی خیال کرو کیونکہ ہم نے چینج ہونا ہے۔ اگر ہم غلط سفارش پر شروع ہو گئے اور ایک ڈاکٹر ہے، کام نہیں کر رہا ہے اور کسی کا رشتہ دار ہے، اس کو بچانے لگ جاؤ تو پرویز خٹک پھر کیا کرے گا؟ کوئی نہ سوچو کہ میرا بھائی ہے، میرا چچازاد بھائی ہے، کوئی رشتہ وشتہ نہیں، عوام

نے آپ کو کام کیلئے بھیجا ہے، رشتے بھول جاؤ اور اس صوبے کے عوام کو ایسا ایک سسٹم دے دو کہ کم سے کم ہسپتال میں غریب آدمی جائے تو وہ دیکھے کہ علاج میرا مفت ہو سکتا ہے، وہ دیکھے کہ ڈاکٹر میرا حاضر ہے، وہ دیکھے کہ دوائی مجھے موجود ہے، وہ دیکھے کہ ہسپتال میں صفائی اور مجھے انصاف، یہی تبدیلی ہے اور کیا تبدیلی؟ یہی تبدیلی ہے کہ غریب آدمی کا علاج صحیح ہو۔ سرمایہ دار تو مزے میں ہیں، وہ وی آئی پی کمروں میں بیٹھے ہوئے ہیں، وہ تو مزے لوٹ رہے ہیں لیکن غریب کا کون پوچھنے والا ہے؟ تو ہم غریب کیلئے، غریب کے ووٹ سے آئے ہیں، ہم نوجوان کے ووٹ سے آئے ہیں، وہ ہم سے امیدیں رکھے ہوئے ہیں تو یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے، چاہے اپوزیشن میں ہیں، ہم ان کو بھی کہتے ہیں کہ یہ آپ کی حکومت ہے، آپ سب میرے ساتھ وزیر اعلیٰ ہیں، آپ کو بھی یہ حق ہے کہ آپ جائیں (تالیاں) کیونکہ یہ پورا صوبہ ہم سب کا ہے، آپ سب کو اختیار ہے کہ آپ پوچھیں، آپ کا حق ہے، آپ کا پیسہ ہے، ملک کے ٹیکسوں سے آتا ہے، کیوں وہ ہمارا پیسہ ضائع کر رہے ہیں، کیوں اپنی جیب بھر رہے ہیں، آیا یہ ملک صرف ان لوگوں کیلئے بنا ہے، یہ بس مزے عیش کریں اور باقی جو ہیں روتے روتے رہیں اور تکلیف میں رہیں؟ تو مہربانی ہوگی کہ آپ کو اپنے آپ کو تبدیل کر کے اس سسٹم کو ٹھیک کرنا ہے۔ ہسپتالوں میں ہم کافی تبدیلی لانے والے ہیں، ہماری یہ کوشش ہوگی کہ جتنے ڈسٹرکٹ ہاسپٹلز ہیں، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہاسپٹلز ہیں، ان کو ٹیچنگ ہاسپٹلز بنالیں، وہاں پر میڈیکل کالجز بنائیں۔ (تالیاں) اس کیلئے ہم نے بندوبست کیا ہے، زبانی بات نہیں کر رہا ہوں، وہاں پر ہم کوشش کریں گے کہ ہر ڈسٹرکٹ ہاسپٹل ٹیچنگ ہاسپٹل بن جائے تاکہ پشاور پر جو بوجھ ہے، وہ کم ہو جائے کہ ہر ضلع میں وہ سہولتیں میسر ہوں جو پشاور میں میسر ہو سکتی ہیں۔ ہماری یہی کوشش ہوگی کہ عوام کی تکلیفات کم کرنے کیلئے ان کو علاج کی سہولت دینے کیلئے ہر ضلع کے ہیڈ کوارٹر کو ترقی دیں، چاہے وہ ضلعی ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل ہے، چاہے آر ایچ سی ہے، چاہے بی ایچ یو ہے، چاہے ڈسپنسریز ہیں، سب کو سہولتیں فراہم کریں گے اور ساتھ یہ آپ سب کی ذمہ داری ہے کہ آپ میرے ساتھ مدد کریں گے۔ جہاں کوئی کمی ہوگی، جہاں کوئی سہولت نہیں ہوگی، آپ مجھے بتائیں گے، ان شاءاللہ میں اس کو پورا کرنے کی پوری کوشش کرونگا۔ چونکہ باہر دنیا میں دیکھتے ہیں، پرائیویٹ ہسپتالوں میں جاتے ہیں، وہ شکل کچھ اور ہوتی ہے اور جہاں اپنے ہسپتالوں میں جاتے ہیں، وہ عجیب سی بات ہے تو ان شاءاللہ تعالیٰ ان ہسپتالوں کو کوشش ہماری ہوگی کہ

عالمی سطح پر لے آئیں تاکہ آپ کو بھی نظر آئے کہ یہ ہسپتال ہے اور باہر کوئی نظر نہ آئے کہ گندگی کے ڈھیر میں جا رہے ہیں۔ تو آخری بات یہی ہے کہ صحت کے معاملے میں یقین کریں کہ کوئی کوتاہی برداشت نہیں ہوگی، نہ آپ کریں گے، نہ میں کرونگا، تو دیکھتے ہیں کہ پھر ہسپتال میں سارا کام ٹھیک ہوتا ہے کہ نہیں؟ اگر ہم برداشت کرنے لگے تو وہی حال ہوگا جو کہ ماضی میں ہوتا رہا ہے، تو مجھے آپ پر بہت اعتماد ہے کہ آپ صحیح طریقے سے اس کا خیال کریں گے۔ تیسرا مسئلہ، افسوس کی بات ہے کہ جب ڈکٹیٹرز آتے ہیں تو بلدیاتی نظام ہو جاتے ہیں، جب عوامی حکومت آتی ہے تو بلدیاتی نظام ختم، کیونکہ ہم سب کچھ اپنے ساتھ رکھنا چاہتے ہیں، ہم سارے اختیارات اپنی جیب میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ صوبائی حکومت ہو تو وہ چاہتی ہے کہ سب کچھ میں کروں، نالیاں بھی ہم بنائیں، روڈز بھی ہم بنائیں، سارے مسئلے ہم کریں کہ کسی اور کو موقع ہی نہ ملے، بس ہم ہی ہم ہوں۔ ہم یہ نظام تبدیل کرنا چاہتے ہیں اور ایک سیاسی حکومت میں بلدیاتی الیکشن ہوگا اور بہت جلدی ہوگا (تالیاں) کیونکہ ہم اختیارات کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں، ہمیں اختیارات نچلی سطح پر دینا چاہتے ہیں۔ میں خود ڈسٹرکٹ ناظم رہا ہوں، مجھے پتہ ہے کہ اس کے کتنے فائدے ہیں، مجھے پتہ ہے کہ ہر کام اگر ہم خود کریں گے، ہمیں کتنا نقصان ہے؟ کیونکہ ایک آدمی پورے حلقے کا سب کچھ کام کیسے کرے گا، کوئی کمپیوٹر ہیں ہم؟ تھانے کا مسئلہ بھی حل کریں، سکولوں کے بھی ہم مسئلے حل کریں، گلیاں بھی ہم بنائیں، نالیاں بھی ہم بنائیں، روڈز بھی ہم بنائیں، ٹرانسفرز بھی ہم کریں، نوکریاں بھی ہم دیں، سب کچھ ہم کریں گے تو باقی عوام کیا کریں گے؟ وہ ووٹ ہمیں اس لئے دیتے ہیں کہ ہم ان کو بے اختیار کر دیتے ہیں، سارے اختیار لے لیتے ہیں، خود بااختیار ہو جاتے ہیں اور وہ بیچارے بنا اختیار رہ جاتے ہیں۔ یہ تو ظلم ہے، ان کو اختیار ملنا چاہیئے، ان کا حق ہے کہ اپنا پیسہ خود استعمال کریں، ان کا حق ہے کہ وہ اپنے مسئلے خود حل کریں۔ ہمارا کیا حق ہے کہ ہم ٹیچرز کو ٹرانسفر کریں، ہمارا کیا حق ہے کہ ہم بھرتیاں کریں؟ یہ ان کے سکولز ہیں، یہ ان کے ہسپتال ہیں، یہ ڈاکٹرز ان ہی کے ہیں، ان کو اختیار ہونا چاہیئے کہ اپنے حق کا پوچھیں، تبھی جا کر عوام کو خوشی ملے گی کہ ہم بھی بااختیار ہیں۔ یہ اسی لئے آج تک ان حکومتوں پر عوام کا اعتماد ختم ہو چکا ہے کیونکہ سارے اختیارات ہم لوگوں کے پاس آ جاتے ہیں اور عوام بے اختیار رہ جاتے ہیں۔ تو تحریک انصاف اور اتحادیوں کا فیصلہ ہے کہ ہم یہ اختیارات نچلی سطح پر لے جانے والے ہیں اور ہم سے جتنا ہو سکے، ترقیاتی کام ہوں، سکولز ہوں،

بھرتیاں ہوں، اس کا اختیار ہم ان کو دینے والے ہیں۔ (تالیاں) چونکہ جب سکولز ان کے ہیں، کونسے امیر کا بچہ سرکاری سکول میں پڑھتا ہے، کونسے بیوروکریٹ کا بچہ سرکاری سکول میں پڑھتا ہے، کیوں ہمارے پاس یہ اختیار ہے؟ یہ اختیار ان کے پاس ہونا چاہیئے کہ سکول ٹیچر نہیں پڑھاتا، ان کے بچوں کو صحیح تعلیم نہیں دیتا تو اس کو اختیار ہونا چاہیئے کہ اس کو گھر بھیج دیں اور دوسرا ٹیچر رکھیں، ہمیں کیوں یہ اختیار ہے؟ ہسپتال ان کے ہیں، غریب تکلیف میں ہے، ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میرے بچے، ہم سب کے بچوں کو ہسپتالوں میں سہولت ہے اور ہم جو ہیں بادشاہ بنے ہوئے ہیں، یہ بادشاہت ہمیں ختم کرنا پڑے گی، یہ تبدیلی لانا پڑے گی۔ کب تک یہ بادشاہی ہم کرتے رہیں گے؟ اور جب الیکشن آتا ہے تو پھر ہمارے سر نیچے ہوتے ہیں اور جواب نہیں دے سکتے۔ ہم یہ اختیارات نیچے دینا چاہتے ہیں۔ تحریک انصاف اور ہمارے اتحادیوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم عوام کو بااختیار کرنا چاہتے ہیں اور ایک ایسا بلدیاتی نظام لانا چاہتے ہیں جہاں عوام بااختیار ہوں، ہم بااختیار نہ ہوں، اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت کچھ دیا ہے، ہمیں اللہ نے بہت عزت دے دی، اس مقام پر پہنچایا اور ہمیں کیا چاہیئے؟ جب عوام خوشحال ہونگے، جب ان کے مسئلے وہ خود حل کرینگے تو میرے خیال میں ہماری زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہوگی کہ غریب عوام کو ہم ہنستے ہوئے دیکھیں، میں تو بڑا خوش ہوتا ہوں، غریب آدمی کو جب مسکرا کر دیکھتا ہوں تو میں خوش ہوتا ہوں کہ یہ آدمی ہم سے خوش ہے اور جب وہ منہ پھیرتا ہے تو مجھے افسوس ہوتا ہے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا، وہ تکلیف میں نے دیکھی ہے، تو جب اس عوام کے چہروں پر ہم خوشی دیکھیں گے تو میرے خیال میں آپ سب کی زندگی کی بہترین خوشی آپ کو ملے گی کہ آپ نے کچھ کر کے دکھایا۔ (تالیاں) تو اس میں ہم ان شاءاللہ بیٹھیں گے، تحریک انصاف نے لوکل گورنمنٹ کیلئے ایک پروگرام بنایا ہے، ہم اتحادی دوستوں کے ساتھ بیٹھیں گے، باقی بھی اپوزیشن کے ساتھ بھی ملکر بیٹھیں گے کہ جو بہترین نظام، ہمیں وہ نظام نہیں چاہیئے کہ اس میں پھر کچھ لوگ بااختیار ہو جائیں، ایک ایسا نظام لائیں کہ وہ لوگوں کو اختیارات نیچے تک جائیں۔ تو آپ سب سے مشورہ کر کے اس ایکٹ میں Changes لائینگے، اسمبلی میں پیش کرینگے اور کوشش کرینگے کہ دو تین چار مہینوں میں الیکشن کا پروگرام اس صوبے میں دے سکیں۔ ساتھ ساتھ میں نے ساری دنیا دیکھی ہے، پولیس کا عجیب سا نظام ہے، مجھے آج تک سمجھ نہیں آیا، باقی دنیا میں کمیونٹی پولیس ہوتی ہے، کمیونٹی سے مل بیٹھ کر مسئلے حل کرتی ہے، یہاں

ہماری پولیس بادشاہ ہے، جو مرضی کرلے، جس کی پٹائی کرے، جس کو تھانے میں بند کرے، جس کی گدے کی طرح مرمت کرے، کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، آخران سے کون پوچھے گا؟میرے خیال میں آپ کا بھی تجربہ ہوگا، مجھے بھی تجربہ ہے کہ اگرمجھے پولیس پکڑلے، میرا پوچھنے والا ہی کوئی نہیں ہوتا، چاہے میں جتنا مرضی طاقت ور ہوں، اس چیز کو ٹھیک کرنا پڑے گا۔ یہ پولیس ہماری پولیس ہے، یہ عوام کی تنخواہ سے کام کرتی ہے، بغیر کسی ثبوت کے بندے اٹھا کر لیجاتے ہیں، کوئی پوچھنا والا نہیں ہے، ایسا طریقہ نہیں چلے گا اس صوبے میں، جب تک پولیس کے پاس ایک سوایک فیصد ثبوت نہیں ہوگا کسی کے گھر چھاپہ نہیں پڑے گا، کسی پر ہاتھ نہیں ڈالا جائے گا (تالیاں) اور یہ بھی آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ جائیں، تھانوں میں چیک کریں کہ غریب کے ساتھ زیادتی کیوں ہورہی ہے ؟امیر تو جب تھانے جاتا ہے تو سلوٹ ہوتا ہے، اس کی عزت ہوتی ہے، اس کو چائے پلائی جاتی ہے، غریب کو دھکے دیئے جاتے ہیں، آخر غریب کے ساتھ کیوں ظلم ہوتا ہے ؟ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ تھانوں پر چیک رکھیں کہ کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہو اور کسی کے ساتھ زیادتی ہوگی تو ہم برداشت نہیں کرینگے۔اس بارے میں ہم قانون بھی لائینگے، میں خود چیف جسٹس کے پاس جاؤں گا کہ ہم جلد انصاف کیسے دیں، ہم اس ملک میں انصاف غریب آدمی کو وقت پر کیسے دیں؟ جب انصاف وقت پر نہیں ملتا، وہ انصاف ہوتا ہی نہیں ہے، وہ کیسا انصاف ہے جس میں 30 سال لگ جاتے ہیں؟انصاف تو وہ ہوگا کہ دو تین مہینوں میں اس کا حل نکل آئے۔ وہ تو انصاف ہی نہیں ہے جب وقت پر نہیں ملتا، وہ تو بے انصافی ہے۔اس بارے میں میں ان شاءاللہ چیف جسٹس صاحب سے بھی ملوں گا، آئی جی صاحب سے میں نے ڈسکشن کی ہے کہ ہم جلد انصاف کیسے دے سکیں گے ؟ تاکہ یہ مسئلہ حل ہو جائے کیونکہ کیسز 30،30 سال چلتے ہیں، لوگ وفات ہو جاتے ہیں اور مسئلے کا حل کوئی نہیں نکلتا، تو اس کیلئے یہ ہماری متفقہ کوشش ہوگی کہ اس صوبے میں یہ جلد انصاف ہم کیسے مہیا کرینگے اور کمیونٹی پولیس بلدیاتی نظام میں ہم ایک سسٹم لانے کی کوشش کرینگے جو بلدیات کے Elected لوگ ہونگے، یہ پولیس ان کے ساتھ مل بیٹھ کام کرے، باقی دنیا میں ہے کمیونٹی پولیس، اسکا نام ہی کمیونٹی پولیس ہے کہ وہ کمیونٹی کے ساتھ بیٹھ کر جہاں مسئلے ہورہے ہیں، جہاں ڈاکے پڑرہے ہیں یا غلط کام ہورہے ہیں، انکی صلاح مشورے کے ساتھ کام کرتی ہے۔ یہاں تو پولیس اور عوام کی اتنی آپس میں دوری ہے کہ ڈر لگتا ہے تھانے میں جاتے

ہوئے، جیسے ہم پتہ نہیں کدھر آ گئے ہیں؟ عوام، غریب آدمی تھانے میں جائے، جب وہ جائے اس کو پتہ چلے کہ یہ میری خدمت کیلئے بیٹھے ہیں، ان کو یہ محسوس ہو کہ میں تھانے میں جارہا ہوں، یہ میرا اپنا تھانہ ہے، مجھے انصاف ملے گا، مجھے یہاں پر عزت ملے گی، تب جا کر لوگ محسوس کرینگے کہ یہ میرا ملک ہے اور میرے ملک سے محبت ہو گی۔ آج تو میں دیکھتا ہوں، اس ملک کے ساتھ کسی کو محبت ہی نہیں ہے۔ میں نے 30 سال سیاست کی، میں نے آج تک کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ کہے کہ مجھے پاکستان سے محبت ہے کیونکہ ہم نے دیا ہی کچھ نہیں، ہم نے کسی کو کچھ بھی نہیں دیا تو کیسے محبت پیدا ہو گی؟ جب ہم کسی کو کچھ دینگے، انصاف دینگے، عزت دینگے، یہاں آپ کے مسئلے حل کرینگے تو ملک سے بھی محبت ہو گی اور ان کو بھی خوشی ملے گی کہ بھئی یہ ہمارا ملک ہے۔ تو ان شاءاللہ تعالیٰ ہم کوشش کرینگے کہ اس ملک کی خاطر ہم لوگوں کو انصاف دیں کہ لوگوں کو اس ملک سے محبت پیدا ہو۔ اس صوبے کا میں دو دفعہ انڈسٹری، لیبر کا منسٹر رہا ہوں، 1988 میں اور 1993 میں، اس صوبے کا سب سے بڑا مسئلہ بے روزگاری ہے کیونکہ اس صوبے میں صنعتیں ہی کوئی نہیں ہیں، یہ صوبہ Feasible ہی نہیں ہے۔ سمندر ہم سے ہزاروں میل دور، Raw material اس صوبے میں Available نہیں، ٹیکنکل لوگ اس صوبے میں Available نہیں، کارخانے دار اس صوبے میں Available نہیں تو کس طرح اس صوبے میں سرمایہ کاری ہو گی؟ میں نے 1988 اور 1993 میں کوشش کی گدون انڈسٹریل اسٹیٹ، شیر پاؤ خان ہمارے وزیر اعلیٰ تھے، ہم نے کوشش کی اور بڑی محنت اور جدوجہد کے بعد ہم نے وہاں انڈسٹریل اسٹیٹ بنایا۔ ڈیڑھ سال میں ہم نے ایک ہزار کارخانے وہاں شروع کئے لیکن جیسے ہی ہم گئے، آج وہ کھنڈرات بن گئے۔ اس صوبے کے ہمدردوں نے، جس ہمدردی کے ساتھ ان کو ووٹ ملا، کسی نے نہیں پوچھا کہ کارخانے کیوں بند ہو گئے، ان کو کبھی فکر نہیں ہوئی کہ ہمارے لوگ کیوں بے روزگار ہو گئے؟ ان کو کبھی خیال نہیں آیا کہ کتنی مشکل سے یہ کارخانے بنے، ان کو کبھی خیال نہیں آیا کہ یہ سہولتیں اس صوبے کو کس نے دیں اور کس لئے دیں؟ آج اگر ہمارے یہ لیڈران، یہ سیاسی پارٹیز اس گدون اسٹیٹ پر سٹینڈ لیتیں تو اس صوبے میں ہزاروں کارخانے چل رہے ہوتے، اس صوبے میں بے روزگاری نہ ہوتی۔ (تالیاں) ایمانا میں جب سوچتا ہوں گدون پر مجھے رونا آتا ہے، ہم نے بڑی مشکل سے وہ سہولتیں دیں، میں نام کسی کا نہیں لیتا لیکن ہم سے بعد والی حکومت سے میں

نے ریکویسٹ کی، مجھے کہا گیا کہ پیپلز پارٹی نے اس کو لوٹا ہے، میں نے کہا کہ میں منسٹر تھا، مجھے پھانسی کر دو اگر ہم نے ایک پیسہ بھی لوٹا ہو، میں ذمہ داری سے کہتا ہوں (تالیاں) لیکن خدا کیلئے گدون کو بچاؤ، کسی کو فکر نہیں ہوئی تھی، وہ صرف اپنے فوائد کیلئے ہمارا ایک حق بھی ہم سے چھین کر لے گئے۔ اب میں سوچتا ہوں کہ اب کیسے ہم دوبارہ یہاں روزگار پیدا کرینگے، اس وقت بھی ہمارے رابطے ہیں، ہمارے اور سیز پاکستانی ہیں جن کو بہت محبت ہے اس ملک سے، بہت Investment کرنا چاہتے ہیں As a Secretary General, Pakistan Tehreek-e- Insaf میرا ساری دنیا کے اور سیز پاکستانیوں کے ساتھ رابطہ ہے، پچھلے پانچ چھ مہینوں سے، وہ پیسہ لانا چاہتے ہیں اس صوبے میں، اس صوبے میں Invest کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم سے وہ دو گارنٹیاں مانگتے ہیں کہ اس صوبے میں رشوت نہ ہو، One window فیصلے ہوں، یہ نہیں ہے کہ ادھر بجلی کے دفتر میں جاؤ ادھر پھنس گئے، ٹیلفون کے پاس جاؤ ادھر پھنس گئے، گیس کے دفتر جاؤ ادھر پھنس گئے، وہ One window operation چاہتے ہیں یا رشوت نہیں دینا چاہتے اور اس صوبے میں امن چاہتے ہیں۔ ایک کا حل تو ہم نکال دینگے، امن کیلئے ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس صوبے میں امن لائے، تو ان شاءاللہ تعالیٰ ہمارے رابطے شروع ہیں، جیسے ہم اپنا کام شروع کرینگے، اس صوبے میں Investment آئیگی کیونکہ تحریک انصاف کی حکومت پر ان کو یقین اور اعتماد ہے کہ تحریک انصاف ریزلٹ دے گی۔ ہم سے انکی امیدیں ہیں کہ وہ Invest کرینگے تو ان کا پیسہ ضائع نہیں جائے گا۔ اس صوبے میں اس لئے کوئی پیسہ نہیں لاتا تھا کیونکہ وہ ڈرتے تھے کہ ہمارے پیسے ضائع جائینگے۔ میں اور سیز پاکستانیوں سے ریکویسٹ کرتا ہوں، اس فورم سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ صوبہ آپ کا منتظر ہے، ہم آپکو سیکیورٹی دینگے، ہم آپکو یہ یقین دلاتے ہیں کہ بغیر رشوت کے کام ہوگا، ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ One window operation کے Through آپ کے کام جلد از جلد ہونگے، آئیں اس صوبے کو ضرورت ہے، اس میں بے روزگاری ہے، اس صوبے کو ترقی کی ضرورت ہے، تو ان شاءاللہ تعالیٰ مجھے یقین ہے کہ جو رابطے میں کر رہا ہوں، جو رابطے ہماری پارٹی کے جناب عمران خان کر رہے ہیں، تو ہمیں یقین دلایا گیا کہ اس صوبے میں اربوں ڈالرز کی Investment آنے والی ہے۔ (تالیاں) اس صوبے میں بے حساب پیسہ آنے والا ہے، چاہے وہ انڈسٹری میں ہو، چاہے وہ روڈز میں ہو، چاہے وہ ہیلتھ میں ہو، چاہے وہ

Sanitation میں ہو،ان سب پر ہم Already کام کر چکے ہیں لیکن ہم سب نے ثابت کرنا ہے، ہم سب نے ان کو دکھانا کہ ہم ٹھیک ٹھاک لوگ ہیں، ہم نے یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم اس صوبے کی ترقی چاہتے ہیں اور آپ کی Investment safe ہو گی، تو ان شاءاللہ اگر مہینہ دو مہینے میں ہم کچھ ثابت کر سکیں تو آپ خود تبدیلی دیکھیں گے کہ یہ صوبہ ترقی کرتا ہے کہ نہیں؟ ان شاءاللہ تعالیٰ ہم ثابت کرینگے، مجھے پتہ ہے، ادھر نوجوان بیٹھے ہیں، مجھ سے کئی دفعہ لوگوں نے پوچھا کہ آپ نئے نئے لوگ لائے ہیں، نوجوان ہیں، ان کو کیا پتہ حکومت چلانے کا؟ میں نے کہا جو Experience لوگوں نے اس ملک کا کیا کیا ہے، وہ مجھے پتہ ہے، ان شاءاللہ یہی نوجوان ملک کو بچائینگے (تالیاں) اور مجھے یقین ہے کہ یہ نوجوان اس ملک کو بچائینگے اور یہی نوجوان اس ملک میں تبدیلی لائینگے اور یہی نوجوان ملکر ان شاءاللہ اس صوبے کو ترقی دینگے کیونکہ Experienced لوگوں کا Experience میں دیکھ چکا ہوں کہ انہوں نے کیا حال ہمارا بنا دیا؟ ہمیں بے روزگار بنادیا، ہمیں تباہ وبرباد بنادیا، ہماری تعلیم کو تباہ کیا، سب کچھ تباہ، میں کیا کہوں کہ کونسا ٹھیک ہے؟ گڈ گورننس، ہم یقیناً ایک صاف شفاف حکومت بنا رہے ہیں۔ میں، جتنے یہاں سرکاری لوگ ہیں، بیوروکریٹس ہیں، ان سے میں کہتا ہوں، ہم تو آپ کو مکمل بااختیار بنائینگے، آپ مکمل بااختیا ہونگے، ہم سیاسی مداخلت نہیں کرینگے، ہم بالکل آپ کو تنگ اور پریشان نہیں کرینگے لیکن سو فیصد نتیجہ چاہیئے۔ اگر آپ سو فیصد نتیجہ نہیں دینگے تو پھر ہم سے کوئی امید نہ رکھو کہ آپ کہیں کہ ہم سے زیادتی، ہم سو فیصد نتیجہ چاہتے ہیں تو آپ کو عزت ملے گی۔ آپ کو کوئی نہیں چھیڑے گا، میرا کوئی ایم پی اے آپ کے کام میں مداخلت نہیں کرے گا، اگر ہمیں نظر آجائے کہ آپ ٹھیک کام کر رہے ہیں تو آپ ٹھیک کام کریں، آپ اپنا ریزلٹ دکھائیں، ہم آپ کی عزت کرینگے، آپ کو مقام دینگے لیکن آپ ریزلٹ نہیں دکھائیں گے تو میرے خیال میں ہمارے ممبر برداشت نہیں کرینگے، نہ اپوزیشن برداشت کریگی اور نہ میں برداشت کروں گا۔ تو میں آپ کو موقع دیتا ہوں، جتنے ہمارے آفیسرز جہاں پر بھی بیٹھے ہیں، آپ کام کر کے دکھائیں، آپ ریزلٹ دکھائیں، ان شاءاللہ آپ کو کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا، آپ کا وہی مقام ہو گا جہاں آپ بیٹھے ہیں، جہاں پر آپ غلط کام کرینگے تو پھر ہم ہاتھ سب کو لگائینگے۔ دوسرا ہماری سادگی والی حکومت ہو گی، اس میں نمود و نمائش نہیں ہو گی، فضول اخراجات ہم کم کرینگے، میں خود شوقین نہیں ہوں کہ میرے پاس بڑی گاڑیاں ہوں، میں تو

آزاد پھرنے والا آدمی ہوں، مجھے تو لگتا ہے میں جیل میں پھنس گیا ہوں، میں نے تو وزارت میں بھی کبھی سرکاری گاڑی نہیں رکھی، میں نے کبھی ڈرائیور نہیں رکھا، میں تو خود Drive کرتا ہوں۔ (تالیاں)

ابھی چونکہ مسئلہ یہ ہے کہ حالات بہت خراب ہیں، ابھی بھی جب میرا اعلان ہوا ہے As a پارلیمانی لیڈر تو پولیس کو میں منتیں کرتا ہوں کہ مجھے جانے دو، ابھی بھی میں جب جاتا ہوں، ایک گاڑی میرے آگے، ایک سپیشل برانچ کی پیچھے، میں نے وہ 'ٹوں ٹوں' بجانا بھی چھوڑ دیا کہ یہ نہ بجایا کرو، اس سے ایسے ہی شو شا بنتی ہے، تو میں کوشش کروں گا کہ سادہ سے سادہ زندگی گزاروں، میں کوشش کروں گا کہ اپنے گھر میں رہوں، مجھے کیا تکلیف ہے، میں بڑا خوش ہوں اپنے گھر میں، مجھے چیف منسٹر ہاؤس جانے کا کوئی شوق نہیں ہے، میں اپنے گھر میں رہنا چاہتا ہوں (تالیاں) کیونکہ میں ایک آزاد انسان ہوں اور آزاد زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔ چونکہ سیکیورٹی پرابلمز ہیں، اللہ کرے اس صوبے میں امن ہو اور جب امن آجائے تو آپ دیکھیں گے کہ آپ کا وزیر اعلیٰ خود سڑکوں پر اکیلا پھر رہا ہوگا، ان شاءاللہ یہ تبدیلی میں آپ کو کر کے دکھاؤں گا۔ تو کسی نے بھی نمود و نمائش نہیں کرنی، ہمیں گاڑیوں کی ضرورت نہیں ہے، ہمیں کوئی چیز کی ضرورت نہیں ہے، ہمیں صرف ضرورت ہے کہ ہم لوگوں کو خوش کر سکیں اور لوگوں کو یہ باور کرا سکیں کہ یہ ان کی اپنی حکومت ہے، یہ کوئی بادشاہ نہیں ہے، تو ہم ان شاءاللہ تعالیٰ عوام کے ساتھ ملکر ان کی مرضی کے مطابق کام کریں گے۔ چونکہ کبھی کبھی میں کسی ڈسٹرکٹ میں جاتا ہوں، میرے پاس دو گاڑیاں پولیس کی ہوتی ہیں پیچھے اور ڈی پی او بھی آیا ہوا ہوتا ہے، تو دو منٹ کے بعد مجھے ایس ایم ایس پہنچ جاتا ہے کہ آپ میں تبدیلی کیا آئی ہے؟ تو یہ آج کا زمانہ بہت تیز ہے، کوئی چیز چھپ نہیں سکتی، ہر قدم پر ہمیں Watch کیا جارہا ہے اور خاص طور پر نوجوان جو یہ طبقہ ہے اس ملک کا، وہ خاص نظر رکھے ہوئے ہیں، تو پلیز کوشش کریں کہ ہم سے کوئی غلطی نہ ہو۔ ہمارے صوبہ میں قدرتی وسائل کی کوئی کمی نہیں ہے، ہر قسم کے پہاڑ ہیں، ہر قسم کے ہیرے اور جواہرات ہیں لیکن آج تک ان وسائل کو صحیح استعمال نہیں کیا گیا، ہماری کوشش یہ ہوگی کہ ہم باہر سے Investor لائیں، ان وسائل کو صحیح طریقے سے استعمال کریں، اس کیلئے پروفیشنل اور ٹیکنکل طریقے کام میں لا سکیں، یہ بہت محنت کا کام ہے، جو ہمارا منسٹر اس وزارت میں آئے گا، ان شاءاللہ تعالیٰ ان کے ساتھ بیٹھ کر ایک پروگرام بنائیں گے کہ ایک Systematic طریقے سے جیسے دنیا میں Mining ہوتی ہے کہ ہم

اس لیول پر جائیں تاکہ ہمارا کوئی Wastage نہ ہو۔ چونکہ یہاں مائننگ کرتے ہیں تو اتنی بری حالت میں ہوتی ہے کہ وہ ایکسپورٹ کے قابل نہیں ہوتی، وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ اگر ہم صحیح مائننگ کریں تو وہ اربوں روپے آپ کے اس صوبے میں پیدا کر سکیں گے اور ہماری کوشش ہو گی کہ صحیح طریقے اور ٹیکنکل طریقے سے اس پہ کام کر سکیں۔ دوسرا بڑا مسئلہ اس ملک کا لوڈشیڈنگ ہے، چونکہ وہ پوائنٹ آخر میں آگیا، وہ پہلے ہونا چاہیئے تھا، لوڈشیڈنگ کا مسئلہ بہت گھمبیر ہوتا جارہا ہے، جب تک بجلی کی کمی ہو گی، ہمارے کارخانے کیسے چلیں گے، غریبوں کے چولہے کیسے جلیں گے؟ ہر گھر میں پریشانی ہے، ہر جگہ تکلیف ہے۔ اگر ہمارے ہاتھ میں ہوتا تو میں آج کہتا کہ ہمارا یہ پروگرام ہے۔ تحریک انصاف، ہم نے اپنا منشور بنایا کہ ہم تین سال کے اندر بجلی کو پورا کریں گے، پہلے سال میں کیسے کریں گے، دوسرے میں کیسے کریں گے، تیسرے میں کریں گے۔ چونکہ اب یہ اختیار ہمارا نہیں ہے، ہم تو وفاق سے امید رکھتے ہیں کہ جیسے ہی آئے اور اس کیلئے ایک پروگرام دے۔ تو بجلی کی لوڈشیڈنگ جب تک بجلی کی کمی پوری نہیں ہوتی تو ہمارا کوئی مسئلہ حل نہیں ہو گا، تو ان شاءاللہ مجھے بہت امید ہے، نئی حکومت آئے گی، ان کے ارادے صحیح ہیں اور اگر وہ ارادہ رکھتے ہوں تو بجلی پیدا کرنا کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن Investment کی ضرورت ہے کہ زیادہ سے زیادہ پیسہ اس میں لگایا جائے۔ ہمارے صوبے میں بہت وسائل ہیں، ہم زیادہ سے زیادہ جتنا ہو سکے، اپنے وسائل بجلی پیدا کرنے کیلئے لگائیں گے۔ ہم زیادہ سے زیادہ پیسہ جو ہمارا ہے، بجلی کی پیداوار میں لگائیں گے تاکہ بجلی پیدا ہو اور نیشنل گرڈ میں جائے تو اس صوبے کو اس کی رائیلٹی ملے، اس سے صوبے کا بھی فائدہ اور بجلی کی لوڈشیڈنگ میں کمی ہو گی۔ تو ہم آتے ہی ساتھ ان شاءاللہ تعالیٰ سب سے پہلے یہ پروگرام ہے کہ ہم Investment کریں گے اور اس میں باہر سے بہت سے لوگ آرہے ہیں جو Investment کرنا چاہتے ہیں اور ہم ملکر اس وفاق کے ساتھ یہ مدد کر سکتے ہیں کہ ہم زیادہ سے زیادہ بجلی پیدا کریں اور نیشنل گرڈ سٹیشن کو دیں۔ تو میں پھر وفاقی حکومت سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ سب سے پہلے ترجیح بجلی کو دے کیونکہ عوام ہم سے ہر راستے پر یہی سوال کرتے ہیں کہ بجلی کب آئے گی؟ کاش ہمارے اختیار میں ہوتا اور ہم جواب دے سکتے کہ ہم بجلی کیسے پوری کریں گے؟ ہم تو یہ ہی کر سکتے ہیں، پیداوار بڑھائیں گے اور باقی تو ہم اس واپڈا کے ساتھ بیٹھیں گے کہ لوڈشیڈنگ کم کرے، میں نے اس دن بھی ان سے بریفنگ لی ہے، ہماری 24 سو میگا واٹ کی ضرورت ہے اور

ہمیں 12 سو میگاواٹ مل رہی ہے، تو جب آدھی بجلی ہے ہی نہیں تو پھر کیسے لوڈشیڈنگ ختم ہو گی؟ لیکن مجھے یقین ہے کہ جیسے وفاقی حکومت In place ہو گی تو مجھے پکا یقین ہے، جو پروگرام ہے ان شاءاللہ یہ لوڈشیڈنگ آدھی سے زیادہ کم ہو جائے گی کیونکہ سیاسی حکومت کبھی نہیں برداشت کر سکتی کہ لوگ چیختے رہیں اور وہ مزے لیتی رہے، تو مجھے یقین ہے کہ جیسے فیڈرل حکومت In place ہو گی تو تبدیلی آپ خود دیکھیں گے۔ اچھا یہاں پر مہتاب عباسی صاحب نے بات کی کہ ایسا نہ ہو کہ پرویز خٹک وزیر بن جائیں اور سب کچھ نوشہرہ جائے جیسے پہلے ہوتا رہا ہے۔ ایسا نہیں ہو گا، یہ برابر کی تقسیم ہو گی (تالیاں) ہمارا پروگرام ہے کہ ہم صوبائی مالیاتی کمیشن کو بحال کریں اور اس کے ساتھ ڈسٹرکٹ مالیاتی کمیشن بنائیں گے تاکہ جتنا ہمارا سرمایہ ہے، جتنا ہمارا پیسہ ہے کہ وہ سب Regions کو، سب ڈسٹرکٹس کو برابر حصہ ملے، یہ نہ ہو کہ کسی کے ساتھ ناانصافی ہو گی۔ تو یہ بلدیاتی کمیشن بااختیار ہو گا اور یہ جتنا بھی ہمارے یہاں پیسہ ہے، جتنا ہمارا ڈیویلپمنٹ میں ہے، میری پوری کوشش ہو گی کہ ہر ضلع کو برابر حصہ ملے اور جو ضلعے بہت پسماندہ ہیں، ان کو زیادہ حق دینگے کیونکہ ان کی ضرورت ہے (تالیاں) اور میں جو بات کر رہا ہوں، یقیناً ان شاءاللہ تعالیٰ اس پہ عمل کرونگا، زبانی باتیں نہیں ہو نگی، یہ آپ ریکارڈ پر رکھیں۔ اچھا دوسرا بڑا مسئلہ Freedom of information، یہ ایک ایکٹ، ایک قانون پاس ہوا ہے کہ ہر چیز Open ہو گی، کوئی انفارمیشن کسی کو چاہیئے، وہ جاکر اپنی انفارمیشن لے سکتا ہے۔ آج تک اس قانون پر عمل نہیں ہوا، تو انشاءاللہ تعالیٰ ہم Freedom of information کیلئے عوام سے کچھ نہیں چھپائیں گے، نہ جھوٹ بولیں گے اور نہ کچھ چھپائیں گے، تو جس کو جو انفارمیشن چاہیئے ہو گی، ہماری پوری کوشش ہے کہ اس کو ویب سائٹ پر لے آئیں، اس کو انٹرنیٹ پہ دیکھیں، ویب سائٹ پہ لے آئیں جو معلومات کسی کو چاہیئے ہو نگی تو شیشے کی طرح اس کو پتہ ہو کہ ہماری حکومت کیا کر رہی ہے، غلط کر رہی ہے، ٹھیک کر رہی ہے؟ تو ان کو پتہ ہو کہ ہمارا پیسہ کدھر خرچ ہو رہا ہے، ہماری تعلیم کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ تو یہ سب کچھ عوام کے سامنے ہو گا اور کوئی چیز نہیں چھپائی جائے گی اور ساتھ ساتھ منتخب نمائندے اور سرکاری افسران، اعلیٰ افسران، ان سب کے اپنے اثاثے جتنے بھی ہیں، جتنا جلدی ہو سکے یہ حکومت کو بھی پیش کریں اور اس کو نیٹ پر لے آئیں کہ عوام کو پتہ چلے کہ پرویز خٹک کے کیا اثاثے ہیں، ہمارے منتخب ممبران کے اثاثے کیا ہیں اور پانچ سال کے بعد ہمارے

کیااثاثے ہیں ؟اسی طرح سرکاری لوگوں کے اثاثے ہم دکھائیں گے کہ وہ سامنے نظر آئیں کہ یہ کل کیا تھے اور پرسوں کیا ہونگے ؟تو یہ ایک صاف شفاف چیز چلے گی، ہمیں بھی پتہ چلے گااور عوام کو بھی پتہ چلے گا کہ ہم کل کیا تھے، آج کیا ہیں اور کل کیا ہونگے ؟تو مجھے یقین ہے کہ آپ جلد از جلد اپنے اثاثے انٹرنیٹ پر لے آئیں گے اور ہم بھی کوشش کریں گے کہ آپ کو سب کے سامنے، تاکہ عوام کو اعتماد ہو کہ ہم غلط کام کرنے کیلئے نہیں آئے۔ نوجوانوں کیلئے ہم ان شاءاللہ تعالیٰ ہنر، ہنر مند نوجوانوں کیلئے Skill Development Centersاور بہت چیزیں ہیں، پلے گراؤنڈز، اور Normally یہ تو چلتا رہتا ہے، کوئی زبانی ہوتا ہے لیکن اس کا ہم یقین دلاتے ہیں کہ یہ نوجوانوں کی حکومت ہے تو ہماری کوشش ہو گی کہ ان کیلئے Different Training Centers, Community centers،ان کیلئے پلے گراؤنڈز، جتنا ہم سے ہو سکے کہ ان کو یہ چیز ہیں مہیا کریں تاکہ وہ سمجھیں کہ ہماری حکومت، اس صوبے میں نوجوانوں کی حکومت ہے۔

ہمارے آبپاشی کے نظام میں کافی بہتری لانے کی ضرورت ہے، میں ایریگیشن منسٹر رہا ہوں، کافی ہماری نہروں میں کمی ہے، مجھے افسوس ہے، ایک چھوٹی سی میں آپ کو مثال دیتا ہوں، جب میں وزیر تھا تو ورلڈ بینک سے میں نے کوئی 6ارب روپے ورسک کینال کیلئے منظور کئے، دو سال میں اس کیلئے لگا رہا اور جب میں ستمبر میں چھوڑ رہا تھا تو اس کی پوری Feasibilityبن چکی تھی، اس کے پورے ٹینڈرز تیار ہو چکے تھے۔ مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا کہ دسمبر میں اس کے ٹینڈرز ہونگے، چونکہ میں نے استعفیٰ دے دیا اور آج تک میں ڈھونڈ رہا ہوں کہ وہ گیا کدھر؟ تو انشاءاللہ تعالیٰ یہ ورسک کینال کا منصوبہ جیسے ہم آئیں گے، اس پر کام شروع کریں گے کیونکہ دو سال پیریڈ کام کو لیٹ کرنا وہ Feasibleہی نہیں رہتا، ہمیں جو باہر سے فنڈز آتے ہیں، وہ پھر اس میں کام ہی نہیں ہو سکتا، ہمیں وہ Revise کرنا پڑتا ہے، تو کسی چیز میں Delaysکی گنجائش نہیں ہے۔ تو ان شاءاللہ ایسا کوئی کام، صوبے میں کسی Bureaucraticراستہ کو ہم نہیں مانیں گے کہ کسی کام کو Delaysہو کیونکہ Delay سے پھر وہ Revised estimatesبنتی ہیں، پھر صوبے کیلئے مشکلات بنتی ہیں اور بجٹ میں کافی تکلیف سے گزرنا پڑتا ہے۔ اچھا ہمارا ٹیکس کا نظام، یوٹیلٹی بلز اور عوام ہمیشہ کہتے ہیں کہ یہ بھی کرو، یہ بھی کرو، میں عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ خدا کیلئے اپنے فرائض تو آپ خود پورا کریں، یوٹیلٹی بلز ان کو دینا چاہیئے، اگر عوام یوٹیلٹی بلز نہیں دیتے، پانی کے بلز نہیں دیتے، اور بلز نہیں دیتے تو

حکومت کیا کرے؟ عوام سے بھی اپیل ہے کہ اپنے یوٹیلٹی بلز، اپنا فرض ادا کریں، ہم اپنا فرض ادا کریں گے کیونکہ عوام سب کچھ فری چاہتے ہیں، یہ سب کچھ فری نہیں ہو سکتا، آپ کے ٹیکسوں، آپ کے بلز سے یہ کام ہوتے ہیں، اگر وہ اپنا حق ادا کریں گے تو ہم ان کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ تو میں ایک اپیل کرتا ہوں عوام سے کہ آپ بجلی کے کنڈے ہٹادیں، یہ جو غلط کام کر رہے ہیں، اس کو ہٹادیں تاکہ یہ کمی پوری ہو سکے۔ ایک آدمی وہ پورا بل دیتا ہے، تکلیف میں رہتا ہے، ایک کنڈے لگا کر مزے لیتا ہے تو یہ ناانصافی ہے، واپڈا کو بھی میں Warn کرتا ہوں کہ جلد از جلد یہ سسٹم ختم کرے اور ہماری یہ لوڈشیڈنگ میں آدھا نقص جو ہے، آدھا مسئلہ ان کنڈوں اور اس غلط کام سے بنا ہوا ہے کیونکہ یہ ہماری ذمہ داری تو نہیں ہے، سرکاری یہ لوگ تنخواہ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کنڈے لگائیں، کنڈے لگائیں تو ان کو اندر کرو، جیل میں ڈال دو، ہمیں ان سے کیا ہے، غلط کام کرنے کو ہم برداشت نہیں کریں گے۔ تو واپڈا کو بھی میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جلد از جلد سب کام شروع کرے۔ پھر پٹواری نظام، اس کا کیا حل ہو سکتا ہے؟ یہ تو ایک تباہ شدہ نظام ہے۔ میں خود جب کبھی زمین بیچتا ہوں یا خریدتا ہوں تو میں ڈر کے مارے بھی رشوت دیتا ہوں، ایسا نہ ہو کہ کسی اور کی زمین میرے نام پہ لکھ دے، وہ تو ایک عجیب سا نظام ہے، وہ پتہ نہیں کونسی زبان ہے اور کس دنیا کی زبان ہے، کسی کو سمجھ ہی نہیں آتی کہ یہ کیا لکھا ہوا ہے؟ تو میرے خیال میں کوئی منسٹر ہو، چاہے کوئی ایم پی اے ہو، وہ بھی ڈرتا ہے کہ کہیں میرے ساتھ کوئی غلط نہ ہو جائے، کسی اور کے نام میری (زمین) چڑھ جائے اور کسی اور کی میرے نام چڑھ جائے، اس کو ٹھیک کرنا پڑے گا اور یہ راستہ ایک ہی ہے کہ اس کو کمپیوٹرائزڈ کیا جائے، کمپیوٹرائزڈ نظام لایا جائے تو پہلی فرصت میں ہمارا کام ہوگا۔ چونکہ پنجاب چھ سات ضلعوں میں کمپیوٹرائزڈ نظام لے آیا ہے تو اب پہلی ترجیح ہماری ہوگی کہ اس گندے نظام سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے، باقی تو ہم سختی کریں گے لیکن جب ہمیں سمجھ ہی نہیں آئے گی کہ یہ ہندی ہے کہ پتہ نہیں عربی لکھی ہوئی، کیا لکھا ہوا ہے، سنسکرت کی زبان ہے، ہمیں سمجھ ہی نہیں آئے گی کہ ٹھیک کر رہا ہے کہ غلط کر رہا ہے؟ اس کیلئے ہمیں اور پٹواری ڈھونڈنے پڑینگے، اس کی انکوائری کیلئے، تو وہ تو وہی نظام کے لوگ ہیں، تو اس کیلئے ہم ان شاءاللہ تعالیٰ پوری کوشش کریں گے کہ اس نظام کو کمپیوٹرائزڈ کریں اور سب کو سمجھ آجائے کہ ہمارے ساتھ زیادتی اور غلطی کہاں ہو رہی ہے؟ اور ان کو بھی (تالیاں) اور ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو

وارننگ دیتاہوں کہ بس باز آجاؤ یار، ہزاروں، پتہ نہیں کروڑوں کے مالک بن گئے ہو، خاص طور یہاں پشاور میں ٹکڑا1، 2، 3، وہ تو مالک بنے ہوئے ہیں پاکستان کے، تو ادھر جو دو تین، چار پٹواری ہیں، قسم سے ایسے لگتا ہے کہ اس صوبے کے مالک وہ ہیں، کروڑ پتی، ارب پتی ہیں۔ آخر ان کو ٹھیک کرنا پڑے گا، ایسے کام نہیں چلے گا اور عوام کو لوٹ رہے ہیں اور لوٹ کھسوٹ کر رہے ہیں۔ ہم ایماندار لوگ دیکھیں گے، جو اس صوبے میں سب سے ایماندار چار، پانچ پٹواری ہونگے، وہ اس پشاور کے ٹکڑا1، 2، 3 پہ بٹھائیں گے اور کوئی نہیں بیٹھے گا۔ (تالیاں) اس میں نہیں ملے گا، چار پانچ بھی نہیں ملیں گے؟ ایسے ہوا، میں ایک مثال، میں جب ڈسٹرکٹ ناظم بنا تو ہمارے پاس ایک فنڈ ہوتا تھا، جو اچھا کام کرتا ہے، اس کیلئے 10 ہزار سے 20 ہزار، تنخواہ ڈبل دیدیں، اس کو کیا کہتے ہیں؟ تو پہلے سال تو مجھے سمجھ نہیں آئی، میں نے دے دی سب افسروں کو، مجھے اگلے سال خیال آیا کہ میں نے کیا کر دیا؟ میں نے ایک نوٹ لکھا، میں نے کہا کہ مجھے وہ نام بھیجیں جو سب سے ایماندار ہوں، جس نے کرپشن نہ کی ہو، جس نے غلط کام نہ کیا ہو، تین سال نام ہی کوئی نہیں آیا، ایمانداری سے وہ فنڈ کسی اور کام میں چلا گیا، وہ فنڈ میں نے کہیں اور استعمال کیا، تین سال میں لکھتا رہا ہوں لیکن مجھے پورے ضلع میں ایماندار یعنی مطلب ہے، اللہ خیر کرے پٹواری کوئی ملا ہی نہیں۔

<u>ایک آواز</u>: سب کیلئے اس طرح کریں۔

<u>قائدِ ایوان</u>: سب کو، تو کام کون کرے گا؟ مینارٹیز، مینارٹیز ہمارے بھائی ہیں، یہ ملک ہم سب کا ملک ہے اور ان کو ہم یقین دلاتے ہیں کہ ان کی جو عبادت گاہیں ہیں، ان کو تحفظ دیں گے۔ ان کے جو مسئلے ہیں، جیسے باقی ملک، صوبے کی ترقی چاہیں گے، ہم چاہیں گے کہ یہ مینارٹیز کو بھی اسی طرح ترقی ملے۔ ان کے ساتھ بہت زیادتیاں ہوئیں، میں نے دیکھا ہے کہ مینارٹیز کو کچھ بھی نہیں ملتا، حکومتیں بنتی ہیں اور صرف آٹے میں نمک جیسا ان کو حصہ ملتا ہے۔ ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کو پورا حصہ ملے گا، ان کی ترقیاں ہوں گی (تالیاں) کیونکہ یہ بھی اس ملک کے، یہ بھی بہت زبردست پاکستانی ہیں تو ان شاءاللہ تعالیٰ اس حکومت میں ان سے کوئی ناانصافی اور کوئی کمی نہیں ہوگی۔ ہر ایک کو، مینارٹی چاہے وہ ہندو ہے، چاہے سکھ ہے، چاہے عیسائی ہے، چاہے جس فرقے سے ہے، ہم ان کو برابر سمجھتے ہیں اور ان کو ان شاءاللہ تعالیٰ باقی ممبران کی طرح سب سہولتیں ملیں گی، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔

(تالیاں)

یہ کہہ رہی ہیں کہ خواتین۔ خواتین سے زبردست، کیونکہ ہم گھروں میں خواتین سے ڈرتے ہیں تو (قہقہے/تالیاں) توان کو، اور ان کو کیا اختیار چاہیئے؟ یہ تو سب سے بااختیار ہیں، ان سے بااختیار تو اس ملک میں کوئی بھی نہیں ہے کیونکہ صحیح کوئی بتاتا نہیں ہے لیکن حال مجھے سب کا پتہ ہے، تو خواتین کا یقیناً خیال کریں گے، ان کا خیال نہیں کریں گے تو پھر اللہ ہمارا خیر ہی کرے۔ توان شاءاللہ خواتین کا ان شاءاللہ تعالیٰ ہر چیز میں ان کو بھی مکمل، ان کے جو جو خواتین سنٹرز بنانا یا رائے یہ دیں گی، جتنی Main stream میں ہوں گی، آپ اسمبلی میں بیٹھی ہیں ان شاءاللہ Main stream میں تو یہ جو ہمیں، جو ہمیں یہ رائے دیں گی، ہم ان شاءاللہ بیٹھیں گے، جو مسئلے خواتین کے حل کر سکتے ہیں، جو ظلم زیادتیاں خواتین کے ساتھ ہو رہی ہیں، ان کیلئے جو ہمیں راستہ بتائیں گی، ان شاءاللہ ان سے، ساری خواتین سے مل بیٹھ کر ان کا راستہ نکالیں گے، آپ فکر نہ کریں، (تالیاں) ہم سب کیلئے برابر ہیں۔ یہ پوری پالیسی ہے، بس کروں کہ بولوں؟ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو میری تقریر ہے، جمع خرچ نہیں ہے کہ زبانی تقریر ہے کیونکہ اس کا جواب مجھے دینا پڑے گا۔ توان شاءاللہ تعالیٰ یہ جمع خرچ، زبانی جمع خرچ نہیں ہو گی، یہ ہم مل کر اس پر عمل کریں گے۔ میں اکیلا کچھ نہیں کر سکتا، اگر آپ میرا ساتھ نہیں دیں گے، میرے ساتھ تعاون نہیں کریں گے تو یہ جو میں نے باتیں کی ہیں، یہ ضائع جائیں گی، تو میں آپ کا تعاون بھی چاہتا ہوں۔ اچھا تعلیم، سب سے اہم مسئلہ تعلیم کا ہے، آپ سب کا تجربہ ہے کہ ہمارے سرکاری سکولوں میں کیا تعلیم ہے؟ افسوس اس بات کا ہے کہ ہم جیسے لوگ، جب ہمارے بچے پیدا ہوتے ہیں، سال دو سال کے ہوتے ہیں، جب کوئی ہم سے پوچھتا ہے کہ یہ کیا کرے گا بیٹا، جی یہ ڈاکٹر بنے گا، کسی اور سے پوچھتے ہیں دوسرے سے، یہ کیا کرے گا؟ یہ انجینئر بنے گا، یہ کل حکمران ہو گا اور غریب آدمی سے پوچھیں کہ تمھارا بیٹا کیا کرے گا؟ کوئی ایک سپاہی بن جائے گا، مزدوری کرے گا، کہیں کلرک بن جائے گا، یہ کہاں کا انصاف ہے، یہ کیوں ہو رہا ہے، یہ ناانصافی؟ یہ تعلیم کی وجہ سے، ہم نے سکول بنا دیئے، ہم نے بلڈنگز بنا دیں، بڑی بہادری کی، جا کر سکولوں کا ریزلٹ تو دیکھو، ان سکولوں کا نتیجہ تو دیکھو کہ کیا نتیجہ ہے، ان ہائر سکولوں کا کیا ہے؟ ہم بڑی بڑھکیں مارتے ہیں کہ ہم نے اتنی بلڈنگز بنالیں، نتیجہ کیا دیا؟ اس نظام کو ہم بدلنا چاہتے ہیں۔ اس ملک میں کیوں غریب اور امیر ہیں،

اس ملک میں کیوں غریب اور امیر کا فرق نہیں ختم ہو رہا؟ کوئی کہتا ہے کہ ہم تقدیر بدل دیں گے، کوئی کہتا ہے کہ ہم غربت مٹا دیں گے، بابا، جب تک سرمایہ دار کی تعلیم اور ایک غریب کی تعلیم کا نصاب ایک جیسا نہیں ہو گا کبھی بھی غریب اور امیر کا فرق نہیں مٹے گا، (تالیاں) کبھی بھی نہیں مٹ سکتا۔ مجھے بھی یہ نہیں پتہ تھا، ایمانا کہتا ہوں، میں نے 30 سال سیاست کی، مجھے بھی خیال نہیں آیا کہ آخر اس ملک میں کیوں غریب غریب ہے اور امیر امیر ہے؟ اور باہر دنیا میں جاؤ، پتہ نہیں چلتا کہ یہ غریب ہے یا امیر ہے، یہ تعلیم کی وجہ سے ہے۔ یہ تو عمران خان نے ہمیں ایک راستہ دکھایا، میں خود خان صاحب کے ساتھ بیٹھا تھا، میں نے پوچھا کہ بھئی ہم عوام کے پاس جائیں گے، ہم کیا کہیں گے کہ ہم غربت کیسے مٹائیں گے؟ کہتے ہیں کوئی سائنس، کوئی یہ بہت بڑا سائنس تو نہیں ہے، جا کر دیکھو غریبوں کی تعلیم، غریبوں کی کتابیں، سرمایہ دار کی کتابیں جب وہ ایک ہو جائیں گی، ایک ہی نصاب تعلیم ہو گا تو غریب کا بیٹا بھی ڈاکٹر انجینئر بن سکتا ہے، غریب کا بچہ بھی اس ملک کا حکمران بن سکتا ہے۔ کیوں یہ پیدائشی سرمایہ دار ہی ہمیشہ، یہ ملک کا سرمایہ دار ہی ہمیشہ ڈاکٹر انجینئر اور کوئی کمشنر اور جرنیل بنے گا، کیوں نہ غریب کو موقع دیا جائے؟ یہ تعلیم کی وجہ ہے اور پتہ نہیں کس نے یہ ظلم کیا ہے کہ یہ عجیب سا ملک ہے، دو تین زبانوں میں تعلیم، عجیب سا ملک ہے، سرمایہ داروں کا نصاب تعلیم الگ اور غریبوں کا الگ، کہیں دنیا میں پیدا کر کے تو دکھا دو، دنیا میں کوئی ملک مجھے کوئی بتا دے کہ وہاں دو تین زبانوں میں تعلیم ہو، دنیا میں کوئی ایسا ملک بتا دو جس میں سرمایہ داروں کی تعلیم اور طرح اور غریبوں کی تعلیم اور طرح، آخر کیوں نہیں کسی نے آج تک سوچا؟ اتنے سیاسی لیڈرز ہیں، اتنے اپنے آپ کو وہ سمجھتے ہیں، کیوں نہیں یہ راستہ آج تک نکالا گیا، کیوں غریب کو غریب رکھا گیا ہے؟ یہی نظام ہم بدلتے ہیں کہ جو کتابیں ایچی سن کالج کی ہوں گی، پبلک سکول کی ہوں گی، وہی سرکاری سکول میں ہوں گی تو غریب کا بچہ اس ملک کا حکمران بنے گا۔ (تالیاں) یہ ایک تبدیلی ہے اور یہی تبدیلی ہم سے Expect کرتے ہیں عوام، اگر ہم یہ تبدیلی نہیں لائیں گے تو کیسے یہ فرق مٹے گا؟ تو اگر عمران خان کے ساتھ اور تحریک انصاف کے ساتھ جو لوگ کھڑے ہیں تو وہ یہ تبدیلی چاہتے ہیں۔ ان کو پتہ ہے کہ ہم تباہ ہو رہے ہیں اور سرمایہ دار سرمایہ دار بن رہا ہے، غریب تباہ و برباد ہو رہا ہے تو اس طرح نظام تو نہیں بدلے گا کہ ہم ایک دم کہہ لیں کہ ہم نے ایک زبان میں، ہم کلاس ون سے شروع کریں گے، اس کیلئے ٹیچرز پیدا کریں گے، اس

کیلئے وہ جو کتابیں، نصاب تعلیم کلاس ون سے شروع کریں گے اور اس کا نتیجہ، 10،12 سال لگیں گے لیکن آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر یہ نصاب تعلیم ایک ہو جائے، یہ تعلیم ایک زبان میں ہو جائے تو مجھے یقین ہے اللہ تعالیٰ پہ کہ 10، 12 سال بعد غریب اور امیر کا فرق مٹ جائے گا اور یہ فیصلہ یہ حکومت کر کے دیگی، (تالیاں) یہی حکومت ان شاء اللہ کر کے دیگی، کوئی اور نہیں کرے گا کیونکہ ان کی سوچ اتنی آگے نہیں جا سکی، ان کی سوچ اپنے سے زیادہ جاتی ہی نہیں، وہ صرف اپنے لئے سوچتے ہیں، کسی اور کیلئے نہیں سوچتے۔ یہی حکومت ہے، یہ اوروں کیلئے سوچتی ہے، اپنے لئے نہیں سوچتی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ تبدیلی ہم کر کے دکھائیں گے اور زندگی رہی تو 10، 12 سال میں آپ دیکھیں گے کہ غریب اور امیر کا فرق مٹتا ہے کہ نہیں۔ یہی ایک راستہ ہے غربت مٹانے کا، امیر اور غریب کا فرق ختم کرنے کا تو دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس میں کامیابی دے کہ اس ملک کو ایک تبدیلی ہم دکھا سکیں۔ چونکہ باتیں میرے پاس بہت ہیں کیونکہ میں 30 سال سے مارا مارا پھر رہا ہوں ان چیزوں کے پیچھے، 30 سال میں مجھے کبھی موقع نہیں ملا، اللہ تعالیٰ نے موقع دیا ہے اور اللہ میری مدد فرمائے کہ جو میں نے باتیں کی ہیں، اس پر عمل کروں اور اس وقت یہ حکومت جو ہے نا، یہ بچوں والی حکومت بھی نہیں ہے اور ہم نہ اتنے کمزور ہیں، ہمارے ساتھ سراج الحق جیسے تجربہ کار فنانس میں ایکسپرٹ جو بہترین بجٹ بھی بنائیں گے اور بہترین رائے بھی دیں گے، ایک ایسی سیاسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں کہ ان کی سوچ شفاف اور صاف اور تبدیلی کی سوچ رکھتے ہیں۔ ساتھ ہمارے نوجوان بھائی سکندر شیر پاؤ صاحب، میرے چھوٹے بھائی ہیں، ان کی سوچ بھی بہترین ہے، ان کا تجربہ ہے، ان کے والد صاحب کا تجربہ ہے، ان کے تجربے سے ہم سبق حاصل کریں گے، میں نے بہت کچھ سیکھا ہے ان سے اور ان شاء اللہ تعالیٰ اس حکومت کے اور اس صوبے کے فائدے کیلئے ہم ان سے اور بھی سیکھنا چاہتے ہیں۔ ہمارے پاس نوجوان، میرا چھوٹا بھائی شہرام خان ہے، تعلیم یافتہ ہیں، سوچ بہترین ہے، تبدیلی چاہتا ہے، اس نظام کو ٹھیک کرنا چاہتا ہے۔ اس طرح ہمارے ساتھ پیپلز پارٹی کے نوجوان ہیں، ہمارے پاس اپوزیشن میں بہترین لوگ ہیں، ہماری اپنی پارٹی میں بہترین لوگ ہیں۔ یہ جو میں سب کو کہتا ہوں، یہ جو اسمبلی آئی ہے نا، اس اسمبلی میں عوام نے فیصلہ کیا، گند کو باہر پھینک دیا اور صاف لوگ ادھر آ گئے، (تالیاں)

ادھر صرف صاف لوگ آئے ہیں، یہاں صاف لوگ منتخب ہو کر آئے ہیں، صاف سوچ والے

آئے ہیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ سب کے تعاون کی ضرورت ہے اور آپ سے صلاح مشورہ کرکے اس صوبے میں ہم تبدیلی لائیں گے کیونکہ عوام کی بہت توقعات ہیں، اگر ہم پورا نہیں اتریں گے تو چھ مہینے بعد میرے خیال میں کوئی باہر نہیں جا سکے گا۔ عوام باہر کھڑے ہونگے اور ہم چھپتے پھریں گے۔ آخر میں، میں نے آپ کا بہت ٹائم لیا ہے کیونکہ یہ ضروری تھا، ایک پیغام دینا ہے، جس نعرے پر اور تبدیلی کے نعرے پر ہمیں ووٹ ملا ہے، یہ میں عوام کو یہ اپنا پیغام دینا چاہتا تھا کہ ہم یہ کرنے والے ہیں اور ہمیں عوام کے تعاون کی ضرورت ہے اور مجھے یقین ہے کہ اگر ہماری نیت صاف ہو گی، ہمارے ارادے صحیح ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اس میں ہماری مدد فرمائے گا۔ بہت شکریہ، مہربانی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ، شکریہ جناب پرویز خٹک صاحب۔ اب میں اس اجلاس سے متعلق جناب گورنر صاحب، خیبر پختونخوا کا فرستادہ فرمان پڑھ کر سناتا ہوں۔

Order: "In exercise of the power conferred by Clause (b) of Article 109"-----

(Interruption)

<u>قائد ایوان</u>: سر، ایک منٹ، یہ ایک۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>جناب قائد ایوان</u>: ایک میرے پاس پرچی آئی تھی، یہاں پر جو آپ کا سٹاف ہے، انہوں نے محنت ابھی بھی کی ہے اور بجٹ کیلئے بھی بہت محنت کریں گے تو دو مہینے کا Honorarium ان کیلئے میں اعلان کرتا ہوں۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: ایک دفعہ پھر، اب میں اس اجلاس سے متعلق جناب گورنر صاحب، خیبر پختونخوا کا فرستادہ فرمان پڑھ کر سناتا ہوں۔

Order: "In exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Engineer, Shaukatullah, Governor of the Khyber Paktunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly on completion of its business shall stand prorogued on Friday, the 31st May, 2013 till such date as may hereafter by fixed".

اس فرمان کی روسے میں اجلاس کو غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)